نامکمن ڈیلیوریاں ۲۰

گرج سے پہلے نہ کھولیں

Lui Eriksson

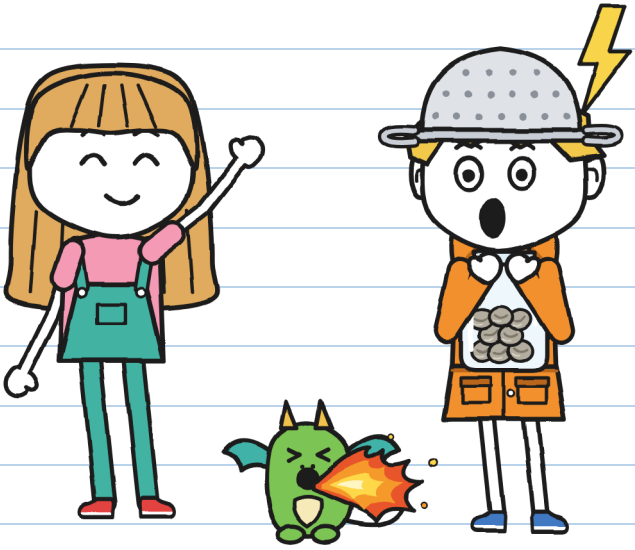

(گُنی کی ڈائری)

سائز L
اعلیٰ سطح ۱۱+

ناممکن ڈیلیوریاں · 2
گرج سے پہلے نہ کھولیں

متن اور تصاویر: Lui Eriksson

سائز L · اعلیٰ سطح · ۱۱+

اردو ایڈیشن: LinguAula

پہلا ایڈیشن: 2026

© 2026 Lui Eriksson · info@linguaula.com

اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔

سیریز کی دوسری کتاب۔ پہلی: «یہ پارسل کاٹتا ہے»۔

LinguAula

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اس کتاب کو لکھتے ہوئے کسی گرج کو چوٹ نہیں آئی۔ — خ.



اور کسی اور کی نہیں۔ — خ.

اگر یہ تمہیں مل جائے تو گرج سے پہلے مت کھولنا۔

صرف کہانی میں

یہ مہر اس چیز کی علامت ہے جو صرف کہانی میں ہوتی ہے۔ تم اسے مت کرنا۔ اگر وہ کئی صفحوں تک چلے تو اس پر «یہاں سے» اور «یہاں تک» لکھا ہوتا ہے۔ اصلی طوفان میں صفحہ ۷۶ پر چلو۔ — خ.

کون کون ہے



گُنی۔ ہفتے کے دن کا ڈیلیوری ہوائے۔ طوفانوں کا شکاری (کچھ کچھ)۔ یہ ڈائری اسی کی ہے۔



خولیتا۔ بجلی اور گرج کے بیچ کے سیکنڈ گنتی ہے۔ ہرے رنگ سے لکھتی ہے اور «خ.» لکھ کر دستخط کرتی ہے۔



ریزہ۔ ڈریگن کی بچی۔ گُنی کی ہر بات کی نقل اتارتی ہے۔ ہر بات کی۔



ٹونیو۔ سائیکل پر «برق» کے لیے ڈیلیوری کرتا ہے۔ دس منٹ میں یا مفت۔



فلورا۔ نہر والی سڑک، ۹ کی مالن۔ پتھروں پر دستخط نہیں کرتیں۔



ویرا۔ ڈریگنوں کے گھر میں ڈریگنوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں، جو فلورا کے گھر کے ساتھ ہے۔ ریزہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔



مارا۔ «ناممکن ڈیلیوریاں» کی مالکن۔ جادوگرنی والی ٹوپی پہنتی ہیں۔ جتنا کہتی ہیں، اس سے زیادہ جانتی ہیں۔



ر۔ ان پارسلوں کا مُرسِل جنہیں کوئی نہیں پہنچا پاتا۔ اس کا نام کوئی نہیں لیتا۔

ڈیلیوری ڈائری ۲
گُنی کی

سرکاری۔

«سرکاری» کا مطلب ہے کہ پہلے میں پڑھوں گی۔ سرکاری طور پر۔ — خ.



ڈائری نمبر ۱ ختم ہو گئی، وہ بھر چکی ہے۔ یہ مجھے مارا نے دی، جو دکان کی مالکن ہیں، اور اس کی جلد پر دکان کی مہر لگی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ سرکاری ڈائریوں میں ڈرائنگ نہیں بنائی جاتی۔ یہ تو ہم دیکھ لیں گے۔

باب 1

طوفانوں کا شکاری

مارا کی دکان میں ایک پارسل ہے جو کانپتا ہے۔ پچھلے ہفتے کے دن سے یہی حال ہے، ہر روز کچھ اور زیادہ۔
میں نے طے کر لیا ہے کہ اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔
آخری پارسل جو میں اور خولیتا نے پہنچایا ایک انڈا تھا؛ اب وہ ڈریگن کی بچی ہے، اس کا نام ریزہ ہے اور وہ میری ہر بات کی نقل اتارتی ہے۔

میرے گھر کے سامنے والی دکان میں انیس واپس شدہ پارسل باقی ہیں۔ اور ایک تو لگتا ہے انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہے۔

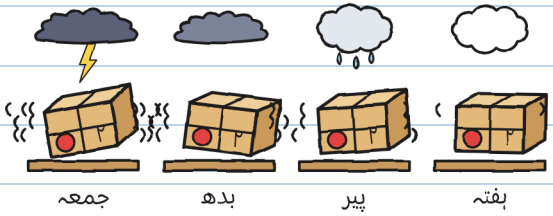

لرزہ پیما
نمبر ۲ کا

یہ ڈر کے مارے نہیں کانپ رہا۔ یہ اس لیے کانپ رہا ہے کہ طوفان آ رہا ہے۔ ہفتے کے دن، شام کے چھ بجے۔ میں نے موسم کے حال میں چھ بار دیکھا ہے۔ — خ۔

واپس شدہ پارسل وہ ہیں جو ہمیشہ لوٹ آتے ہیں: اگر لینے والا لیبل پر نہ مٹنے والی سیاہی سے دستخط نہ کرے (جیسی خولیتا کے ہرے مارکر کی ہے) تو صبح ہوتے ہی وہ اڑ کر اپنے شیلف پر واپس آ جاتے ہیں۔ ان سب کا مُرسِل ایک ہی ہے: ر.

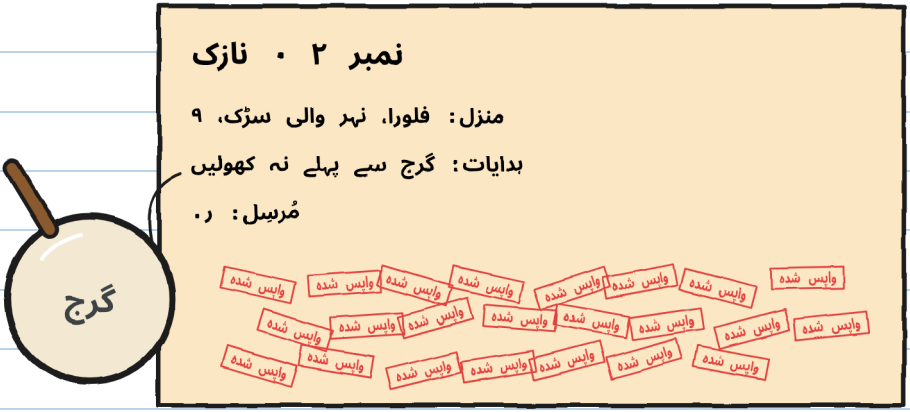

نمبر ۲ پر «واپس شدہ» کی تئیس مہریں لگی تھیں۔

تئیس۔ میں نے انہیں دو بار گنا ہے۔ — خ.

«میں اسے تئیس بار لے جا چکی ہوں،» مارا نے کہا۔ «اور ایک بار بھی طوفان میں نہیں۔»

ہفتے کے دن دس بجے مارا کاؤنٹر پر نمبر ۲ ہاتھوں میں لیے ہمارا انتظار کر رہی تھیں۔ ٹونیو بھی وہاں تھا: ہفتے کے دن ہم تینوں دکان میں سزا بھگتتے ہیں، کیونکہ ہم نے نمبر ۱ بغیر اجازت کے پہنچایا تھا۔

«یہ پارسل،» مارا نے کہا، «تم لوگ پہنچاؤ گے۔ آج شام۔»



خولیتا نے اتنی بڑی چھلانگ لگائی کہ «باقی ۱۹» کے بورڈ کو چھوتے چھوتے رہ گئی۔

مارا نے تین شرطیں رکھیں اور انہیں انگلیوں پر گن کر بتایا:

1. تم لوگ پانچ بجے نکلو گے، طوفان آنے سے پہلے، اور جب تک طوفان گزر نہ جائے فلورا کے گھر ہی رہو گے۔
2. تمہارے گھر والوں کو پہلے ہی پتا ہے، اور فلورا کو بھی۔
3. اصول وہی ہے جو لیبل پر لکھا ہے: گرج سے پہلے نہ کھولنا۔ اور وہ گرج ٹھیک سر کے اوپر والی ہونی چاہیے: دور والی گرجیں نہیں چلتیں۔

«اور آپ نہیں آئیں گی؟» خولیتا نے پوچھا۔

«مجھے یہاں کچھ کام ہیں،» مارا نے کہا، اور دکان کی کھڑکی سے اس آسمان کو دیکھا جو دھیرے دھیرے سرمئی ہو رہا تھا۔

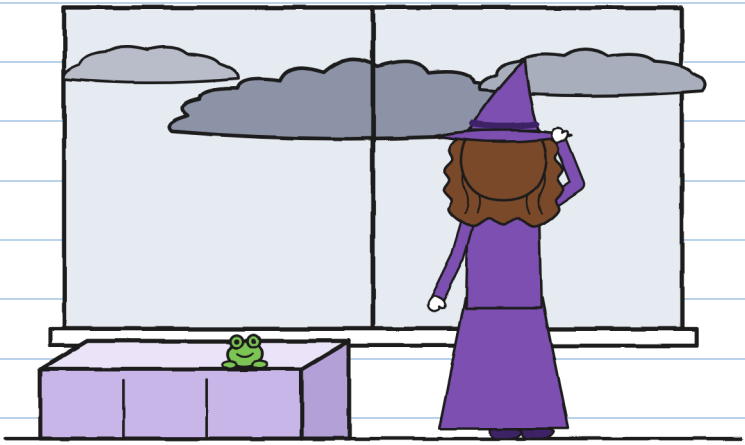

«کون سے کام؟» — خ.

پھر خولیتا نے میری طرف دیکھا۔
«اور تمہیں؟ کیا تمہیں طوفان اچھے لگتے ہیں؟»

اور میں نے وہی کہا جو ایسی نظروں کے سامنے کہا جاتا ہے:

«مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔ اپنے پرانے محلے میں تو میں
پروفیشنل طوفانوں کا شکاری تھا۔»



جو میں نے کہا

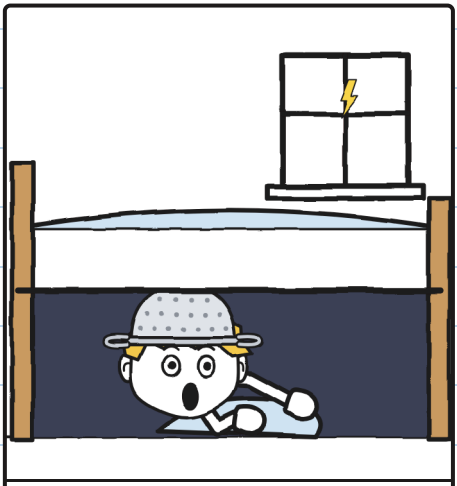

جو سچ مچ ہوا

پلنگ کے نیچے کا پروفیشنل۔ — خ.

خولیتا نے مجھ طوفان گننا سکھایا۔ میری ہی ڈائری میں، مجھ سے پوچھے بغیر، جیسا کہ ہمیشہ:

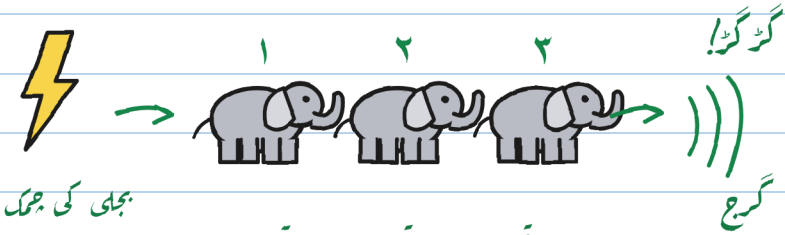

ایک ہاتھی، دو ہاتھی، تین ہاتھی...

۱ ہاتھی = ۱ سیکنڈ
۳ ہاتھی = ۱ کلومیٹر (تقریباً)
۰ ہاتھی = ٹھیک اوپر!

↑ یہ لیبل والی گرج ہے۔
دور والی گرجیں پارسل نہیں بھولتیں۔

زیادہ ہاتھی: وہ بجلی زیادہ دور گری۔

اگر گرج سنائی دے، چاہے دور ہو: پناہ میں!

جو بات معلوم ہو، اس سے ڈر کم لگتا ہے۔ — خ۔

مجھے کچھ گننے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ مجھے تو طوفان بہت اچھے لگتے ہیں۔ لیکن میں نے لکھ لیا، کیا پتا کب کام آئے۔

ٹونیو نے میرے کندھے کے اوپر سے لیبل پڑھا اور ہمیں اپنے بیگ پر لکھی باریک عبارت دکھائی۔

«برق» طوفان میں ڈیلیوری نہیں کرتا۔

«ابھی تو طوفان نہیں ہے،» خولیتا نے نشاندہی کی۔

ٹونیو نے باریک عبارت دوبارہ دیکھی۔ «ابھی» کے بارے میں اس میں کچھ نہیں لکھا تھا۔ اور وہ ہمارے ساتھ چل پڑا۔



باریک عبارت، بڑا بہانہ۔ — خ.

پانچ بج میں رین کوٹ لینے سڑک پار کر کے اپنے گھر گیا۔

«نارنجی والا پہن لو،» امی نے دروازے سے کہا۔ «کیا تمہیں پکا جانا ہے؟ تمہیں تو، جب گرج ہوتی ہے...»

«خدا حافظ، امی!»

«جب گرج ہوتی ہے...» کیا؟ — خ.

ہم نے بڑا پل پار کیا، جسے رات کو جہازوں کے گزرنے کے لیے اوپر اٹھا دیتے ہیں، جبکہ آسمان لمحہ بہ لمحہ کالا ہوتا جا رہا تھا۔ بیچ میں پہنچ کر خولیتا نے بڑی سنجیدگی سے پانی کی طرف ہاتھ ہلایا: نہر اور اس کی آپس میں بنتی نہیں۔

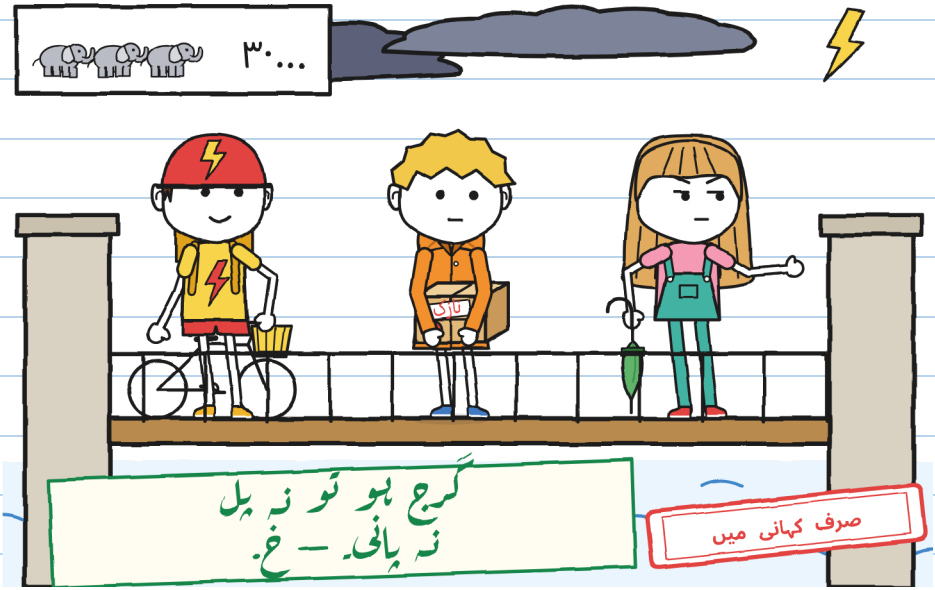

بہت دور آسمان چمک اٹھا۔ خولیتا نے کچھ سنائی دینے سے پہلے تیس ہاتھی گنے۔

گڑگڑ۔

«وہ بجلی تقریبا دس کلومیٹر دور گری،» اس نے کہا۔ «موسم کے حال میں طوفان چھ بجے کا بتایا گیا ہے۔»

«گرج ہو گئی!» ٹونیو بولا۔ «کیا اب کھول سکتے ہیں؟»

«یہ والی گرج پارسل نہیں کھولتی،» خولیتا نے کہا۔ «لیبل والی وہ ہے جو بجلی کے ساتھ ہی آتی ہے، صفر ہاتھی۔ لیکن آواز آ تو رہی ہے، اور یہی کافی ہے: پناہ میں!»
ہم بھاگ کر نہر والی سڑک تک پہنچے۔ میں نے ایسا ظاہر کیا جیسے کوئی گرج سنی ہی نہ ہو۔

«کیا یہ ہِچ تھی؟» خولیتا نے پوچھا۔
«نہیں،» میں نے کہا۔ «ہِچ!»

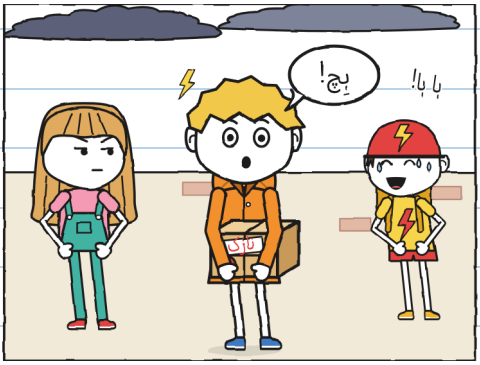

مجھے بچپن سے یہ ہوتا ہے، مگر صرف گرج کے ساتھ: ہر گرج پر ہچکیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ہر تین سیکنڈ بعد ایک، اور طوفان سر پر ہو تو میں رکتا ہی نہیں۔ یہ ڈر نہیں ہے۔ یہ میرا جسم مجھ سے پوچھے بغیر کرتا ہے۔

اسی کو ڈر کہتے ہیں۔ — خ.

ویرا ہمارا انتظار پہلے ہی ڈریگنوں کے گھر کے دروازے پر کر رہی تھیں، جو فلورا کے گھر سے جڑا ہوا ہے، ریزہ کو گود میں لیے: ہفتے کے دن ریزہ میرے ساتھ سیر کرتی ہے۔

«صرف فلورا کے گھر تک: یہ اس کا پہلا طوفان ہے،» ویرا نے کہا اور اسے میری گود میں دے دیا۔ «یہ تمہاری ہر بات کی نقل اتارتی ہے، گُنی۔ تمہارے احساسات کی بھی۔ اگر یہ ڈر جائے تو اسے کھینچنا نہیں: یہ چپک جاتی ہے۔ جب طوفان گزر جائے تو احاطے کی دیوار پر تین بار دستک دینا اور میں اسے لینے آ جاؤں گی۔»

«میں کچھ محسوس نہیں کرتا،» میں نے کہا۔ «مجھے تو طوفان اچھے لگتے ہیں۔»

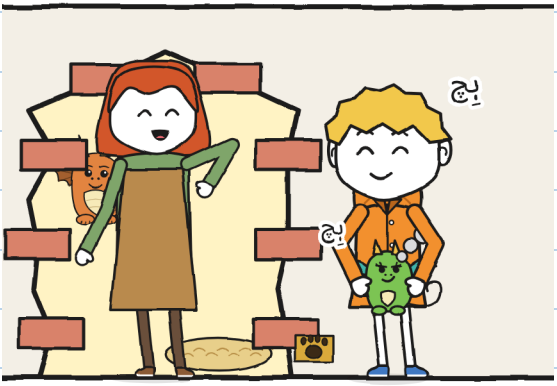

دور کہیں گرج ہوئی۔ میں نے ہِچ کی۔ ریزہ نے بھی ہِچ کی، اور اس کی ناک سے دھواں نکلا۔

«بس، اندر چلو،» ویرا نے کہا۔

فلورا کا گھر جیرینیم کے گملوں والا ہے: وہی جس کی بالکونی سے ایک خاتون دو ہفتے کے دن پہلے ہمیں دیکھ رہی تھیں، جب ہم ڈریگنوں کے گھر کا دروازہ ڈھونڈ رہے تھے۔ وہ دروازہ دیوار جیسا لگتا ہے۔

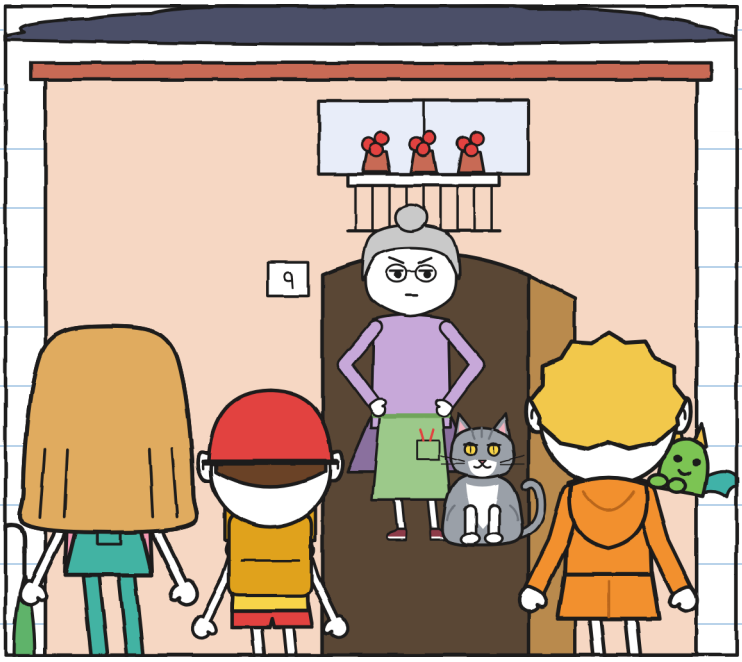

فلورا نے ہمارے دستک دینے سے پہلے ہی دروازہ کھول دیا۔ اس نے ڈبے کو دیکھا۔ آسمان کو دیکھا۔ ریزہ کو دیکھا۔

«ویرا کی بچی۔ دیکھنا میرے فرن نہ جلا دے،» انہوں نے کہا۔

«اندر آ جاؤ، بارش آ رہی ہے۔ لیکن پہلے بتا دوں: میں پتھروں پر دستخط نہیں کرتی۔»

باب 2

گرج!

فلورا کا باورچی خانہ پودوں سے بھرا ہے: میز پر، فرش پر، چھت سے لٹکے ہوئے۔ پیچھے ایک شیشے کا دروازہ گرین ہاؤس میں کھلتا ہے، اور اس کے پیچھے بلی کے دروازے والا دوسرا دروازہ صحن میں۔ بارش کی وجہ سے ٹونیو نے سائیکل راہداری میں رکھ دی۔ گرین ہاؤس کے شیشے پر رنگے ہوئے قطرے تھے۔ ایک قطرہ چوکھٹ تک چڑھ گیا۔ اگلا اسے پیچھے چھوڑ گیا۔

«یہ ر. کے جادوئی شیشے ہیں،» فلورا نے کہا۔ «جب میں چاہوں، یہ بارش کو گزرنے دیتے ہیں۔ بجلی کو، کبھی نہیں۔»



میں نے نمبر ۲ کے ڈبے کو دیکھا۔ لگتا ہے ر. کو کچھ چیزیں پہنچانی آتی تھیں۔

فلورا نے ڈبہ میز پر رکھا اور پوچھے بغیر کھول دیا۔ اندر، بھوسے کے بیچ، شیشے کا ایک مرتبان تھا جس میں آٹھ چھوٹی سرمئی گولیاں تھیں۔

«اس پر لکھا ہے کہ گرج سے پہلے نہ کھولیں!» خولیتا چیخی۔

«میں نے ڈبہ کھولا ہے، مرتبان نہیں،» فلورا نے کہا۔ «اندر کیا ہے، یہ مجھے پہلے سے معلوم ہے: ر. نے مجھ سے فانوس پھولوں کا وعدہ کیا تھا، اور پارسل میں پتھر آتے ہیں۔»

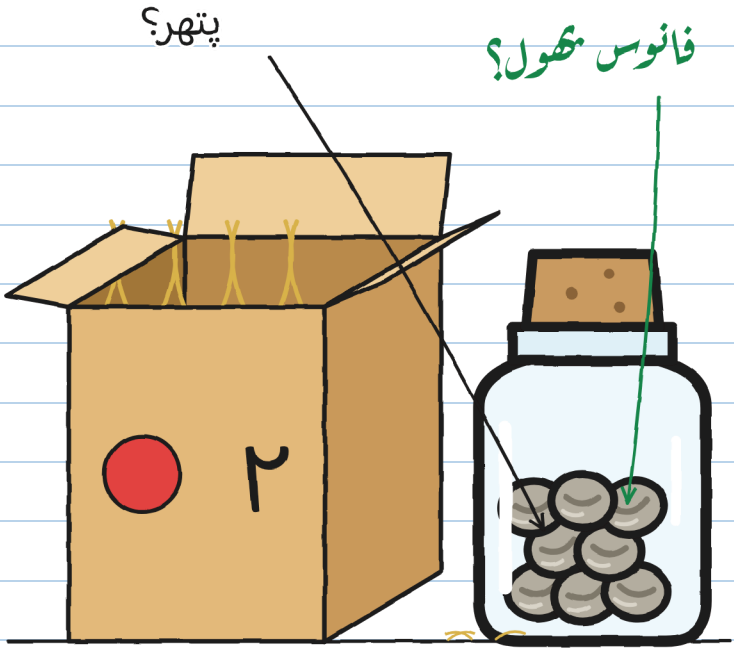

«فانوس پھول کیا ہوتا ہے؟» میں نے پوچھا۔

فلورا نے فریج سے ایک پرانی تصویر اتاری: رات کے وقت نہر کے کنارے کی سیر، اور کنارے پر روشنیوں کی ایک قطار۔

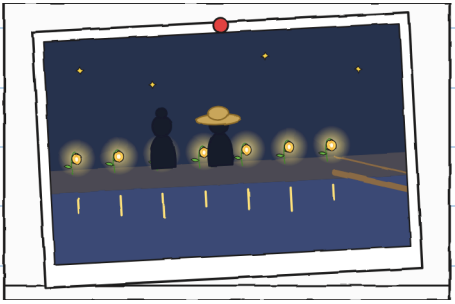

«یہ ایسے پودے ہیں جو بجلی کی روشنی سنبھال کر رکھتے ہیں،» فلورا نے کہا۔ «رات کو وہ اسے لوٹا دیتے ہیں۔»

«اور انہیں ر. لگاتا تھا؟»

«بیج جاگے ہوئے ہی آتے تھے؛ مٹی میں ڈالتی تھی۔ سوئے ہوئے بیج میں نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔»

«اور فانوس پھول؟»

«ایک ایک کر کے بجھ گئے۔ ر. کا آنا بند ہو گیا۔ اب یہ بھیجا جاتا ہے۔»

اسی لیے رات کو نہر اتنی اندھیری ہوتی ہے۔ اسی لیے پیدل پل سے اتنا ڈر لگتا ہے، وہ تختہ جو اسے پار کرتا ہے۔

ڈر لگتا تھا۔ مجھے تو بہت۔ میں نے اسے اندھیرے میں پار کیا تھا۔ — خ.

«ر. کا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے،» فلورا نے کہا۔ «دیر سے سہی، پورا ہوتا ہے۔ اس معاملے میں نہیں: تئیس بار یہ مرتبان میرے پاس لایا گیا ہے، اور تئیس بار، پتھر۔»

میں نے لیبل کے بارے میں سوچا۔ وہ مجھے ہدایات سمیت زبانی یاد تھا۔
«اور کیا آپ نے کبھی اسے کھولنے کے لیے گرج کا انتظار کیا؟» میں نے پوچھا۔

فلورا نے مجھے ایسے دیکھا جیسے میں نے پوچھ لیا ہو کہ کیا پانی گیلا ہوتا ہے۔
«میں کسی کا انتظار نہیں کرتی،» انہوں نے کہا۔ «گرج کا بھی نہیں۔»

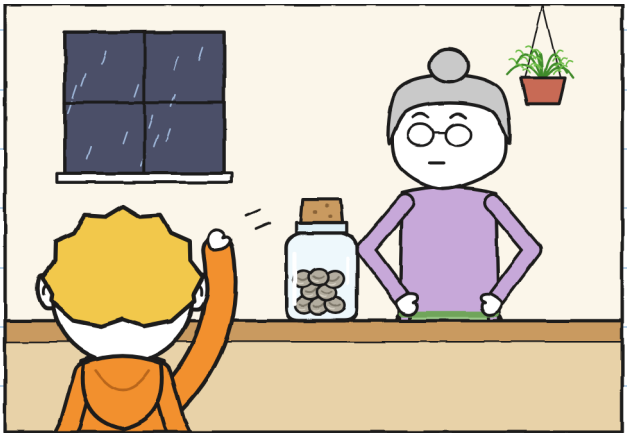

فلورا کی بلی کا نام گرج ہے: اس کے کٹورے پر اس کا نام لکھا ہوا ہے۔ وہ بادل کی طرح سرمئی ہے اور اصلی گرج کی طرح گھرگھراتی ہے۔

طوفان کے انتظار میں باورچی خانے میں سب کچھ ہوا اور کچھ بھی نہیں ہوا:



گرج کا سب سے برا حصہ اس کا انتظار ہے۔ — غ.

مرتبان میز پر ٹن ٹن کر رہا تھا، آواز بڑھتی جا رہی تھی۔ خولیتا دھیمی آواز میں گن رہی تھی: «بارہ ہاتھی۔» «نو۔» میز کے نیچے اس کا پاؤں کوئی اور گنتی گن رہا تھا۔

«تم فرش میں گڑھا کر دو گے،» میں نے کہا۔

«میں گن رہی ہوں۔»

«تو اپنے پاؤں کو بھی بتا دو۔ وہ آگے نکلا ہوا ہے۔»

تب ریزہ نے ایک اور چھوٹا سا شعلہ نکالا، اور گرج بلی کے دروازے سے تیر کی طرح صحن میں نکل گئی۔ فلورا نے پچھلا دروازہ کھولا اور دہلیز سے چلّا کر اسے بلایا:

«گرجججج!»



اور خولیتا نے مرتبان کھول دیا۔



«گرج ہو گئی!» اس نے کہا۔

گرج نہیں ہوئی تھی۔ فلورا چلّائی تھیں۔ گرج تو بلی ہے۔

میں نے «گرج!» سنا، اور میں ٹھیک یہی تو اظہار کر رہی تھی۔ کسی نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ یہ بلی کا نام ہے۔ — خ.

میں نے یہ بات صفحہ ۱۷ پر لکھ دی۔

وہ صفحہ میں نے بعد میں پڑھا۔ — خ.

کھلتے ہی مرتبان ٹن ٹن کرنا بھول گیا۔ اندر صرف آٹھ سرمئی گولیاں تھیں، ٹھنڈی اور ساکت۔ خولیتا نے انہیں ذرّہ بین سے دیکھنے کے لیے میز پر ڈال دیا۔

«ان پر ایک لکیر ہے،» اس نے کہا۔ «جیسے بند آنکھ۔»

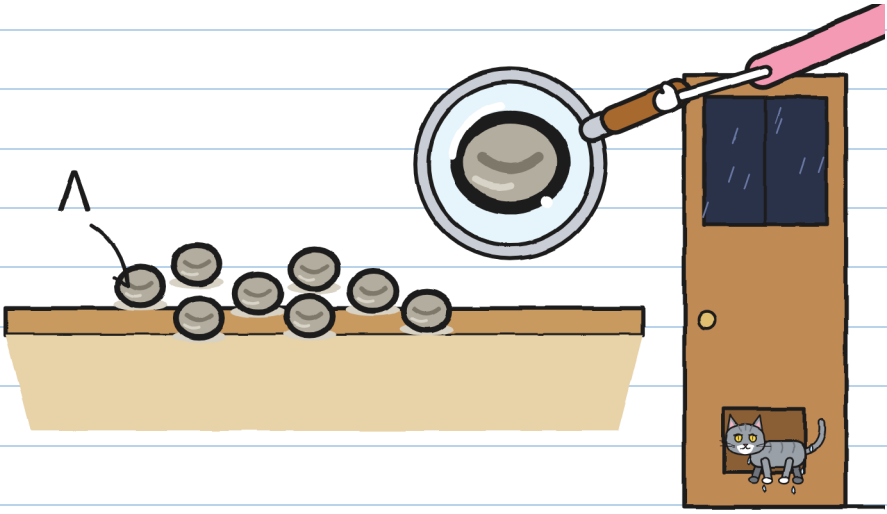

گرج اکیلی بلی کے دروازے سے واپس آئی، بھیگی ہوئی، اور فلورا نے دروازہ بند کر دیا۔

«پتھر۔ ہمیشہ کی طرح،» انہوں نے کہا، اور خولیتا کی طرف دیکھا۔

خولیتا اپنی ٹی شرٹ کے رنگ کی ہو گئی۔

«وہ سو رہے ہیں،» میں نے کہا۔ «یہ پتھر نہیں ہیں: یہ بیج ہیں۔ اسی لیے لکھا ہے «گرج سے پہلے نہ کھولیں»۔ شاید کوئی گرج انہیں جگا دے۔ کوئی موٹی سی گرج، جو شیشے ہلا دیتی ہے۔»

فلورا چپ ہو گئیں۔ پھر بولیں:
«اگر یہ بیج ہیں تو ثابت کر کے دکھاؤ۔»

باہر تقریبا رات ہو چکی تھی، حالانکہ ابھی صرف چھ بجے تھے۔ بجلی چمکی۔ خولیتا نے گننا شروع کیا:

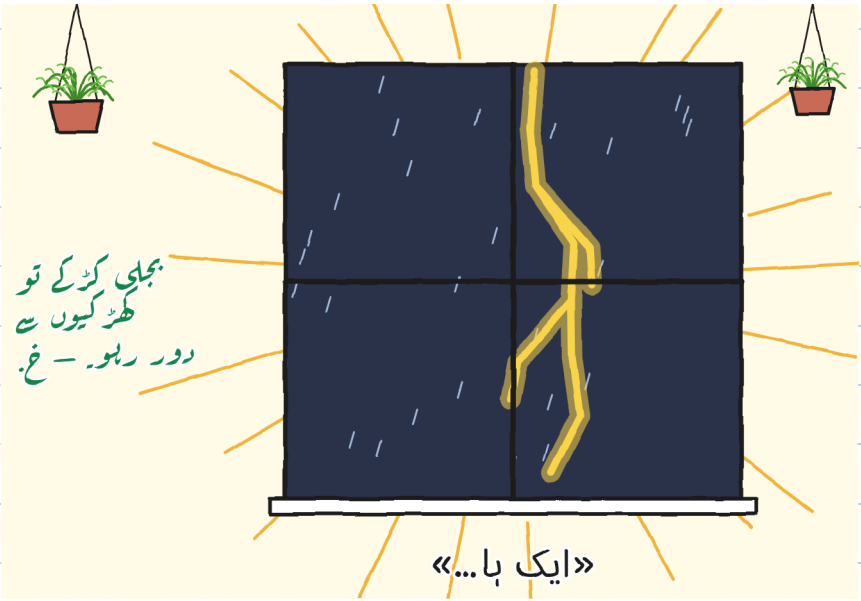

اور پھر اصلی والی آ گئی۔



گرج بجلی کے ساتھ ہی آئی: طوفان سر پر تھا۔ میز، گلاس اور شیشے کانپ اٹھے۔

اور لائٹ چلی گئی۔

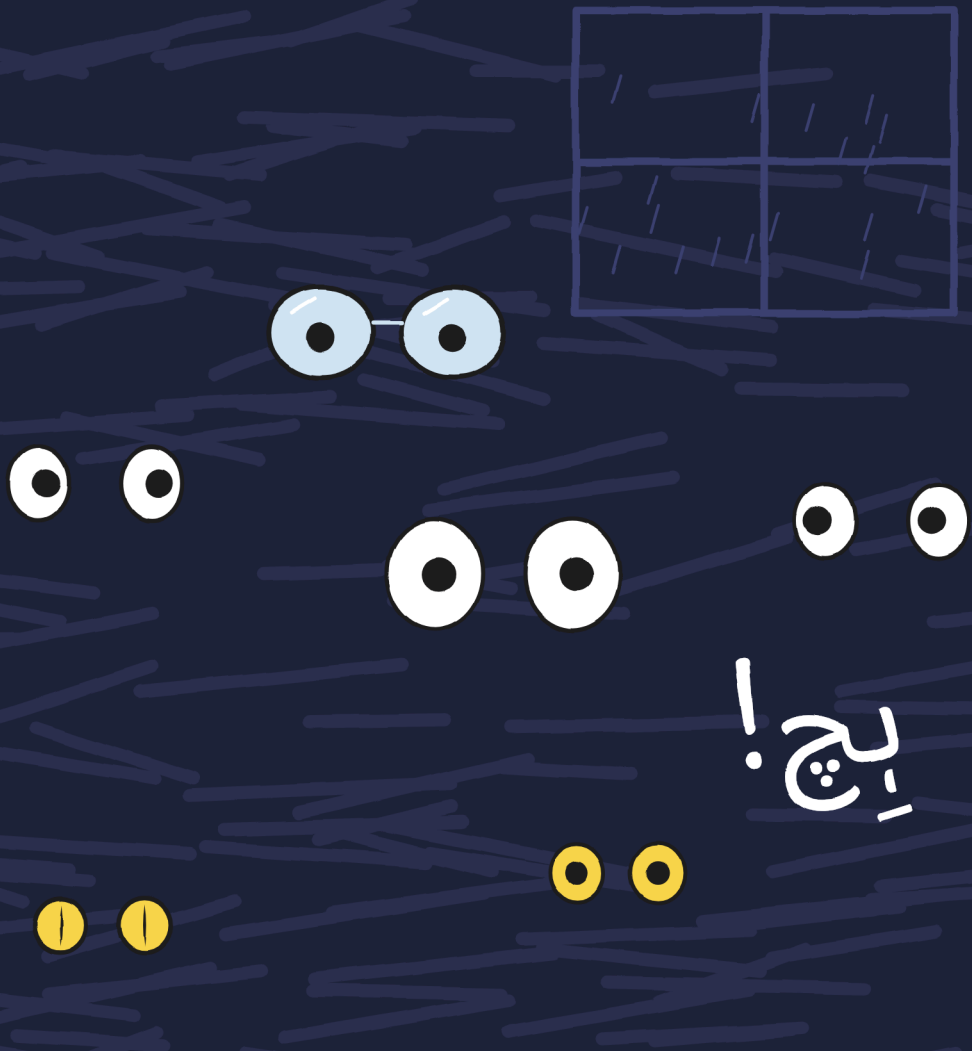

میں نے ہِچ کی۔ ریزہ نے بھی ہِچ کی، اور اس کے منہ سے ایک شعلہ نکلا۔ ایک سیکنڈ کے لیے پورا باورچی خانہ نظر آ گیا۔

میز خالی تھی۔

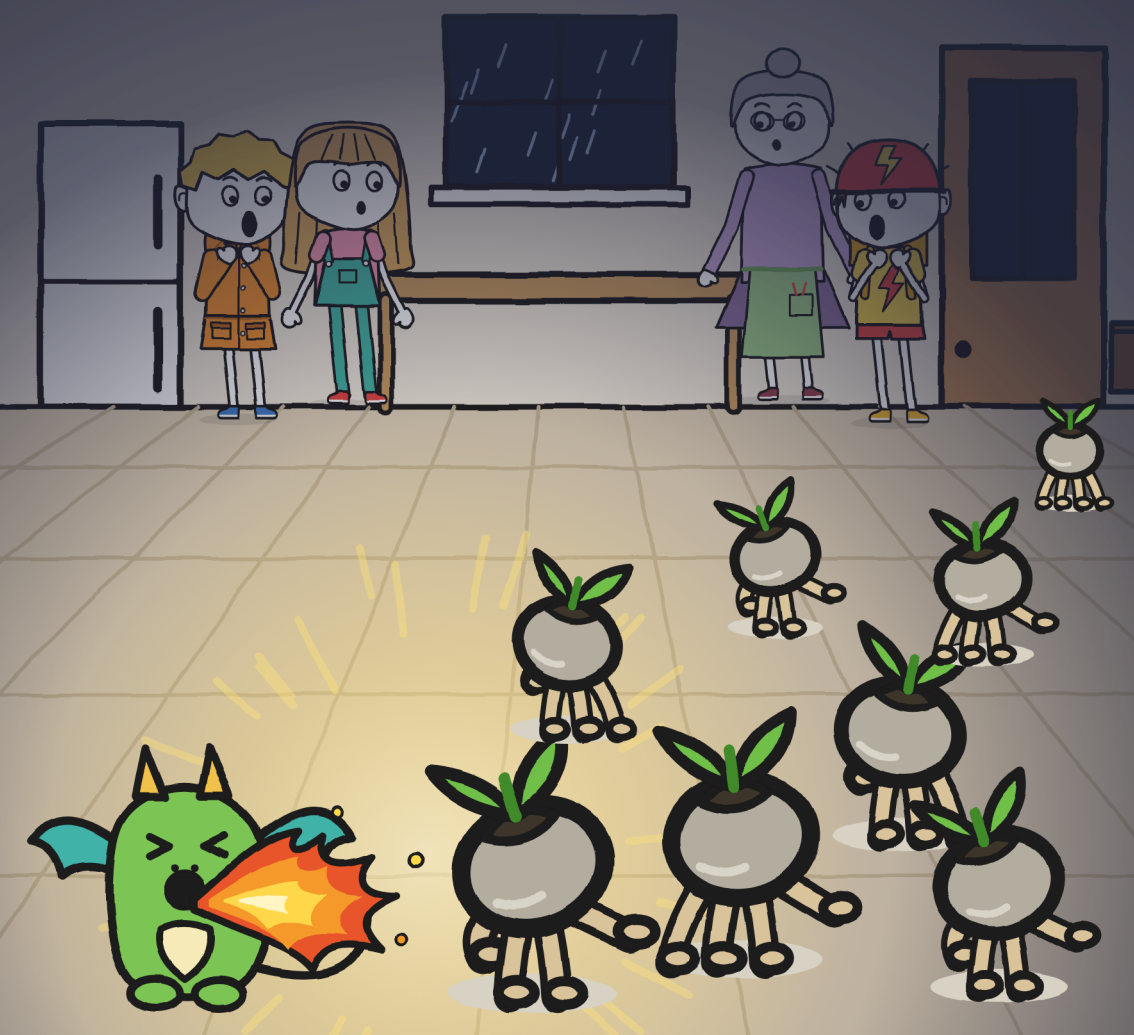

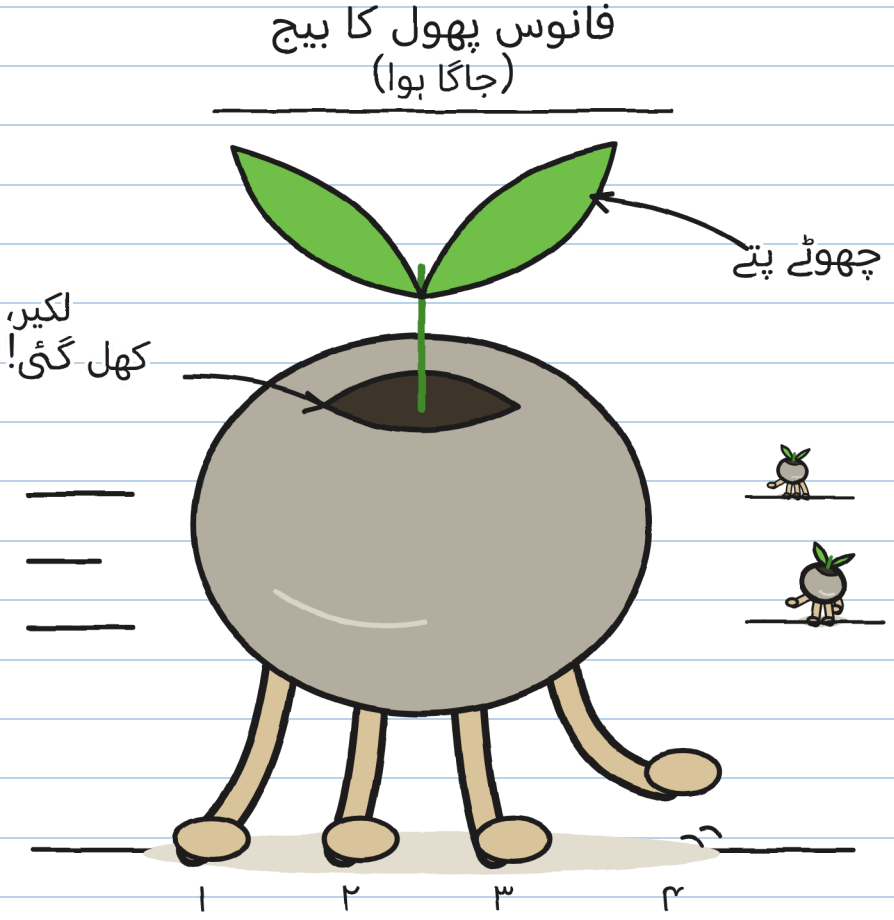

پتھروں کی ٹانگیں تھیں۔

اور جلدی۔ — خ.

باب 3

نظر ہٹاؤ تو چل پڑتے ہیں

اندھیرے میں چھوٹی چھوٹی بوندوں جیسی آواز آ رہی تھی: ٹک، ٹک، ٹک۔ جب دوبارہ بجلی چمکی تو بیج اور دور تھے۔ اور ساکت۔ بالکل ساکت۔ جیسے انہوں نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔

وہ تیز دوڑ رہے تھے، مگر ہر بجلی انہیں روک دیتی تھی، اور بجلیاں بہت تھیں۔ میں انہیں میز کے نیچے سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے فلورا کی چھلنی سر پر رکھ لی تھی، جو کیل سے لٹکی تھی: میرے گھر میں جب گرج ہوتی ہے تو میں ایک پہن لیتا ہوں۔



یہ تو اسٹیجو کا کھیل ہے۔ بچوں کے ساتھ۔ — خ.

فلورا نے ٹارچ ایک بیج پر ڈالی۔ بیج فرش پر جم گیا۔ جب انہوں نے دوسرے پر ڈالی تو پہلے نے موقع پا کر بھاگ لیا۔

«یہ بیج ہیں! جاگ گئے ہیں!» فلورا چیخیں۔



زندگی میں پہلی بار وہ اس بات پر خوش لگ رہی تھیں کہ ان کے باورچی خانے میں کوئی چیز دوڑ رہی ہے۔

«ہمیں ایک اور ٹارچ چاہیے،» میں نے کہا۔

«تو کوئی اور حل سوچو۔ میرے پاس بس یہی ایک ہے۔»

آٹھ بیج اور ایک ٹارچ۔ دوسرا بیج بھی بھاگ نکلا۔

سب کے سب بلی کے دروازے کی طرف جا رہے تھے۔
«وہ طوفان سے بھیگی ہوئی مٹی ڈھونڈ رہے ہیں،» فلورا نے کہا اور سامنے ایک بہت بڑا گملا رکھ دیا۔ «گھر میں تو صرف نل کے پانی سے سینچی ہوئی مٹی ہے، گرین ہاؤس میں بھی، اور وہ ان کے کام کی نہیں۔ باہر مٹی تقریبا ہے ہی نہیں: بس پتھر کی سلیں، ایک چھوٹی سی پگڈنڈی اور نہر۔ اگر وہ باہر نکلے تو بارش انہیں بہا کر پانی میں لے جائے گی۔»



بلی کا دروازہ بند ہو گیا۔ لیکن اب وہ پورے باورچی خانے میں اندھیرے میں پھیلے ہوئے تھے، اور باورچی خانے میں چھپنے کی سو جگہیں ہوتی ہیں۔

ہم نے سب کچھ آزما لیا:

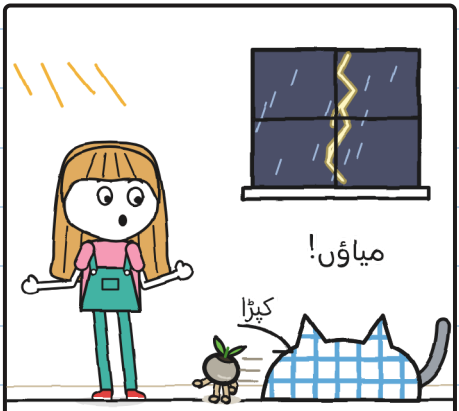

خولیتا، کپڑے کے ساتھ: گرج کو پکڑ لیا۔



ٹونیو، ہاتھوں سے: گرج نے اسے پکڑ لیا۔

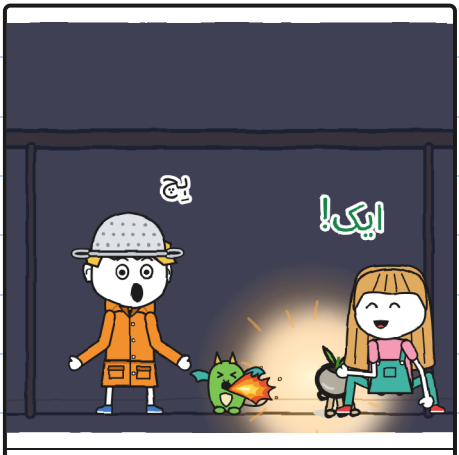

ریزہ، اپنے شعلے کے ساتھ: ایک!



فلورا، ٹارچ کے ساتھ: دو!

گرج بھی ان کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ اسے اندھیرے میں تقریبا سب نظر آتا ہے۔ ہمیں، نہیں۔

ٹونیو کو طوفانوں سے ڈر نہیں لگتا۔ ٹونیو کو بلیوں سے ڈر لگتا ہے۔

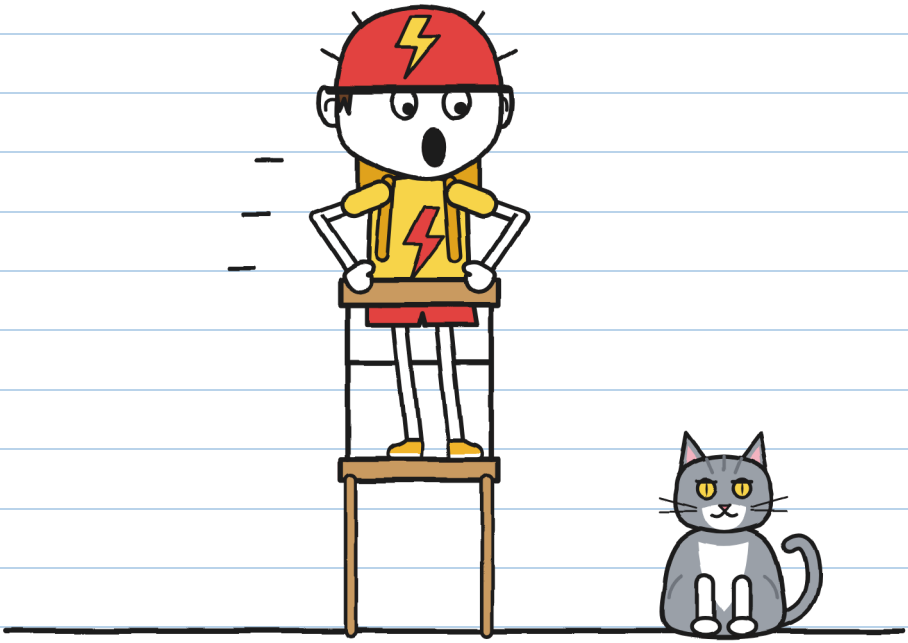

«یہ بلی نہیں ہے!» خولیتا نے اس سے کہا۔ «یہ گرج ہے!»
«اور بھی بُرا!»

دو ڈر اور ایک ہی نام۔ — خ.

میں اب بھی میز کے نیچے تھا، سر پر چھلنی رکھے۔ ہر بجلی کے ساتھ مجھے پورا فرش نظر آتا تھا، اور میں نے کچھ دیکھا: بیج پورے باورچی خانے میں گھومتے پھرتے تھے، مگر ہر بار لوٹ کر بلی کے دروازے والا گملا دھکیلنے آ جاتے تھے۔

ہمیں ان کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ہمیں پتا تھا کہ وہ کہاں جائیں گے۔

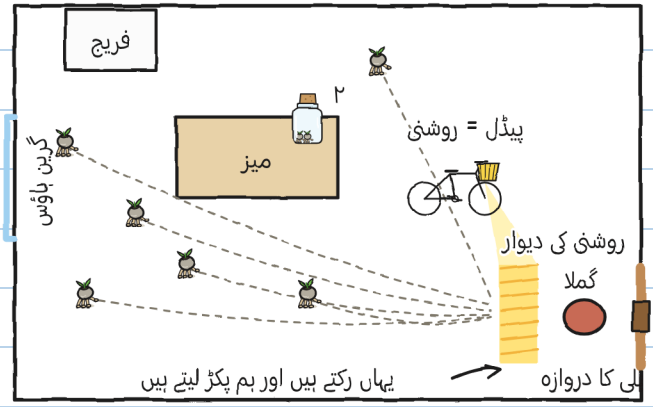

میں نے ایک نقشہ بنایا۔

«ٹونیو، کیا تمہاری سائیکل کی ہیڈ لائٹ پیڈل مارنے سے جلتی ہے؟»

«بالکل۔»

«تو آج تم روشنی پہنچاؤ گے۔»

ہم نے سائیکل اس کے اسٹینڈ پر کھڑی کر دی، ہیڈ لائٹ کا رخ بلی کے دروازے کی طرف۔ «برق» کی ڈائنمو پچھلے پہیے سے لگی ہوتی ہے: پہیہ گھومے تو روشنی ہوتی ہے۔ اور ٹونیو نے پیڈل مارنے شروع کیے۔

اس نے اتنی تیز پیڈل مارے جتنی تیز کبھی نہیں مارے تھے۔ خاص طور پر جب گرج اس کے اوپر چڑھ بیٹھی۔

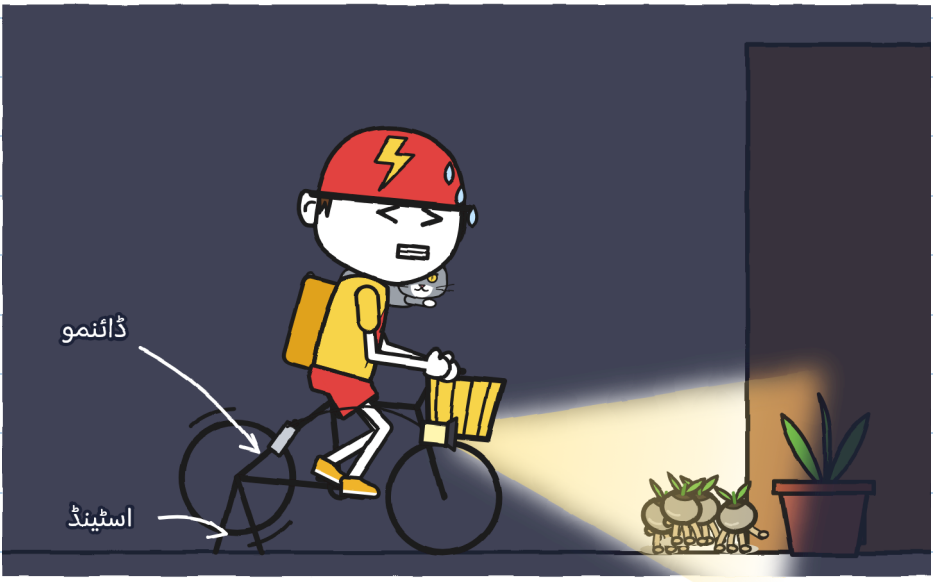

آخرکار «برق» کسی کام تو آیا۔ — خ۔

بیج روشنی تک پہنچتے اور ساکت ہو جاتے، پنجوں کے بل، جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔ ہم انہیں ایک ایک کر کے مرتبان میں ڈالتے گئے۔ تین۔ چار۔

گرج نے منہ سے ایک اور بیج پکڑ لیا، اور فلورا نے دو انگلیوں سے وہ اس سے چھین لیا۔
«پانچ!» انہوں نے کہا۔

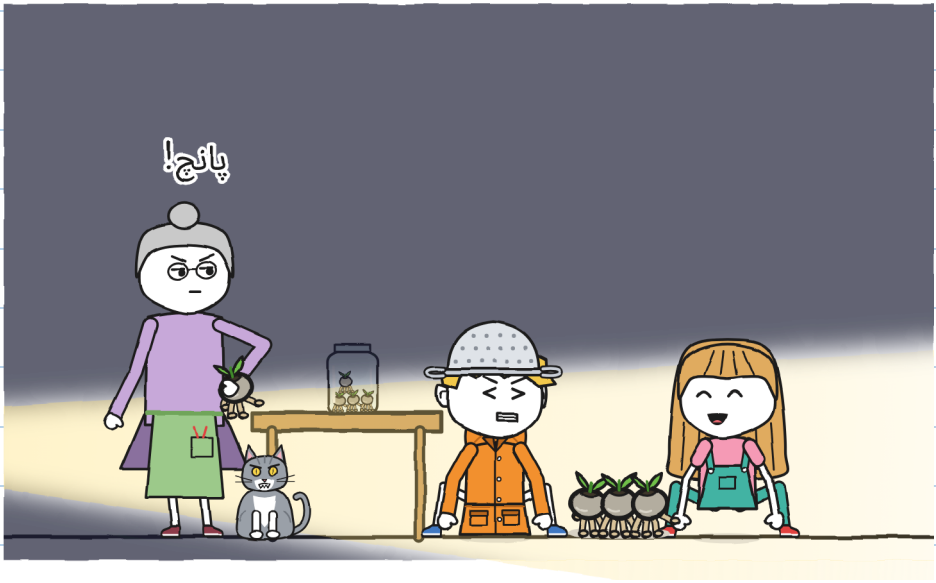

چھ۔

فلورا نے مرتبان بند کر دیا تاکہ کوئی نہ بھاگے، اور ہماری مدد کرنے کے لیے جھک گئیں۔ تب گرج چھلانگ لگا کر میز پر چڑھی اور اسے گرا دیا۔



ٹونیو نے اسے ہوا میں پکڑ لیا، فرش کو چھونے سے پہلے۔
«برق،» اس نے کہا۔ «ایک سیکنڈ میں یا مفت۔»

لیکن وہ پیڈل مارنا چھوڑ چکا تھا، اور روشنی بجھ گئی۔ اور گرج کو کوئی نہیں روک سکتا: وہ تیر کی طرح بلی کے دروازے کی طرف بھاگی۔

اندھیرے میں: ٹک، ٹک، ٹک۔ گرج نے گملا دھکیلا: کھرر۔ اور بلی کا دروازہ بولا: کھٹ۔

جب دوبارہ بجلی چمکی تو فرش پر صرف ایک بیج رہ گیا تھا، اور خولیتا نے اسے پکڑ لیا۔ سات۔



آٹھواں بلی کے دروازے سے نکل گیا تھا۔

«میں اسے لے کر آتی ہوں!» خولیتا نے کہا، اس کا ہاتھ پہلے ہی دروازے کی کنڈی پر تھا۔

«بجلی کڑک رہی ہو تو اس گھر سے کوئی باہر نہیں جاتا،» فلورا نے کہا اور دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ وہ بحث کے موڈ میں نہیں تھیں۔

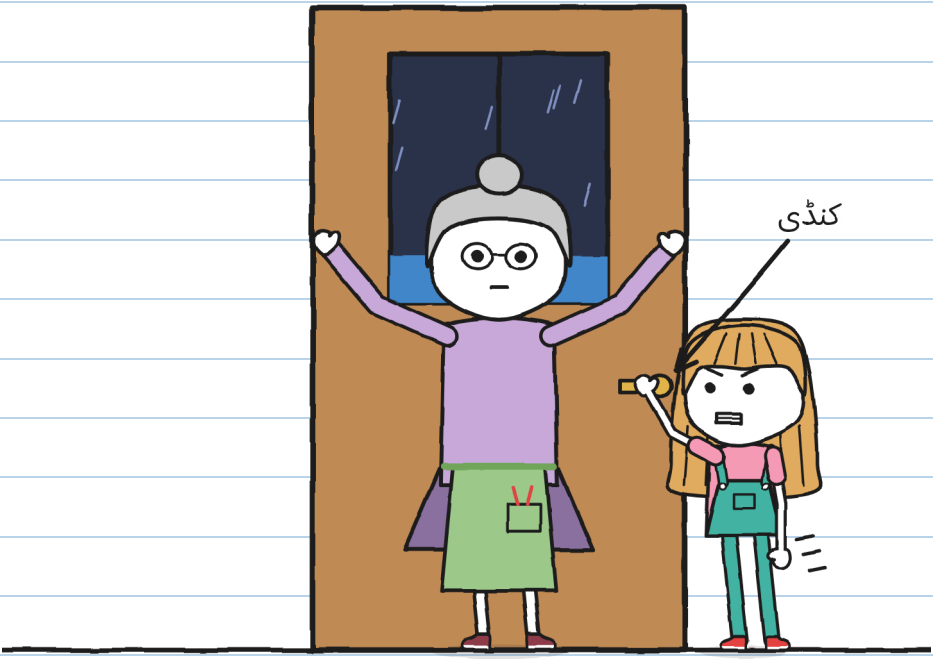

خولیتا نے بحث نہیں کی۔ مگر کنڈی بھی نہیں چھوڑی۔

تھوڑی دیر بعد بلی کا دروازہ بولا: کھٹ۔ گرج تھی، بھیگی ہوئی۔ آٹھواں بیج اس کے پاس نہیں تھا۔

«بجلی... ایک ہاتھی، دو ہاتھی۔»
گڑگڑ۔
«دو،» خولیتا نے گنا۔ «ابھی بھی بہت قریب ہے۔»

«تو اب انہیں لگاتے ہیں،» فلورا نے کہا۔ «طوفان کے جانے سے پہلے۔ اور اندھیرے میں۔»
«بجلی کڑکتے ہوئے؟» خولیتا نے پوچھا۔
فلورا نے شیشے پر چڑھتے قطروں کو دیکھا۔
«جادو اب بھی قائم ہے۔ بجلی باہر رہتی ہے۔ ہم اندر۔»



پھر انہوں نے ریزہ کو دیکھتے ہوئے دہرایا: «اندھیرے میں۔»

ریزہ نے میری طرف دیکھا۔ اور ہِچ کی۔

باب ۶

بِیج

فلورا نے ہمیں سمجھایا کہ فانوس پھول کیسے لگایا جاتا ہے، جیسا ر. نے انہیں سکھایا تھا۔ میں نے اسے سرکاری ڈائری کے انداز میں لکھ لیا:

فانوس پھول کیسے لگایا جاتا ہے

۱. 

طوفان سے بھیگی مٹی۔
(نل والی نہیں چلتی۔)

۲. 

مرتبان مٹی پر کھولیں۔
(اگر پہلے کھولو تو بھاگ جاتے ہیں۔)

۳. 

سب کچھ اندھیرے میں: خود ہی
مٹی میں اتر جاتے ہیں۔
(اگر تم انہیں خود دفن کرو گے تو وہ نہیں اگیں گے۔)

۴. 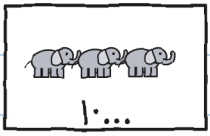

طوفان کے جانے سے پہلے:
دس سے زیادہ ہاتھی گننے پر،
وہ اگلی بار تک نہیں لگتے۔

جگانے کے لیے صفر ہاتھی۔ لگانے کے لیے دس تک۔ گیارہ پر بھر سو جاتے ہیں۔ — خ.

فلورا نے چھت کی ہتھی گھمائی۔ کھڑکی نہیں کھلی: رنگے ہوئے قطرے اوپر چڑھنا چھوڑ کر شیشے پر نیچے اترنے لگے۔
بارش شیشے کو یوں پار کر گئی جیسے وہ وہاں ہو ہی نہیں، اور کیاری پر گری، جو مٹی سے بھری ایک لمبی میز تھی۔
«ساری کیاری میں۔ ایک قطرہ بھی فرش پر نہیں،» فلورا نے بارش کو حکم دیا۔



یہ شیشے صرف کہانی میں ہوتے ہیں۔ اصلی طوفان میں گرین ہاؤس کا نام بھی نہیں (صفحہ ۷۶)۔ — خ۔

«طوفان سے بھیگی ہوئی مٹی،» انہوں نے کہا۔ «اب، سب کچھ اندھیرے میں۔»

لیکن ریزہ پہلے ہی اندر تھی: دروازہ کھلتے ہی وہ فلورا کے پیروں کے بیچ سے اندر گھس گئی تھی، کسی کے دیکھے بغیر۔ وہ کیاری کے نیچے، گملوں کے بیچ تھی۔

فلورا نے اسے احتیاط سے کھینچا۔ ریزہ نے چاروں پنجوں سے گملوں کو پکڑ لیا۔ ویرا نے ہمیں بتایا تھا۔



اور باورچی خانے میں جب بھی میں ہِچ کرتا، گرین ہاؤس میں ریزہ بھڑک اٹھتی۔

میں نے سمجھنے کے لیے اسے بنا لیا:

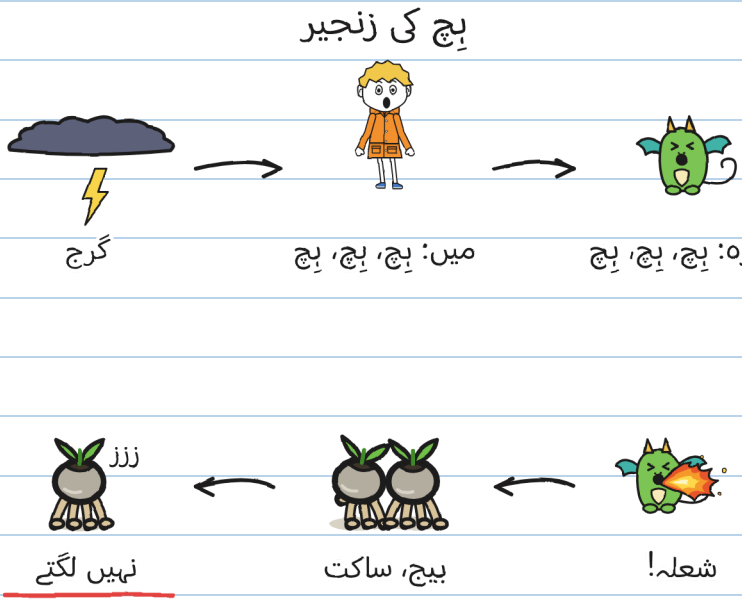

باورچی خانے میں ہِچ ہماری مدد کرتی تھی: ایک شعلہ، ایک ساکت بیج، ایک پکڑا ہوا بیج۔ گرین ہاؤس میں وہ ہمیں ڈبو دیتی تھی: ہر تین سیکنڈ بعد ایک شعلے کے ساتھ اتنی دیر کے لیے کبھی اندھیرا ہوتا ہی نہیں تھا جتنی دیر انہیں مٹی میں اترنے کے لیے چاہیے۔

زنجیر توڑنی ہو گی۔ سب سے آسان کڑی تم ہو۔ پیار سے۔ — خ.

ہم نے ہچکی کے سارے علاج آزما لیے:

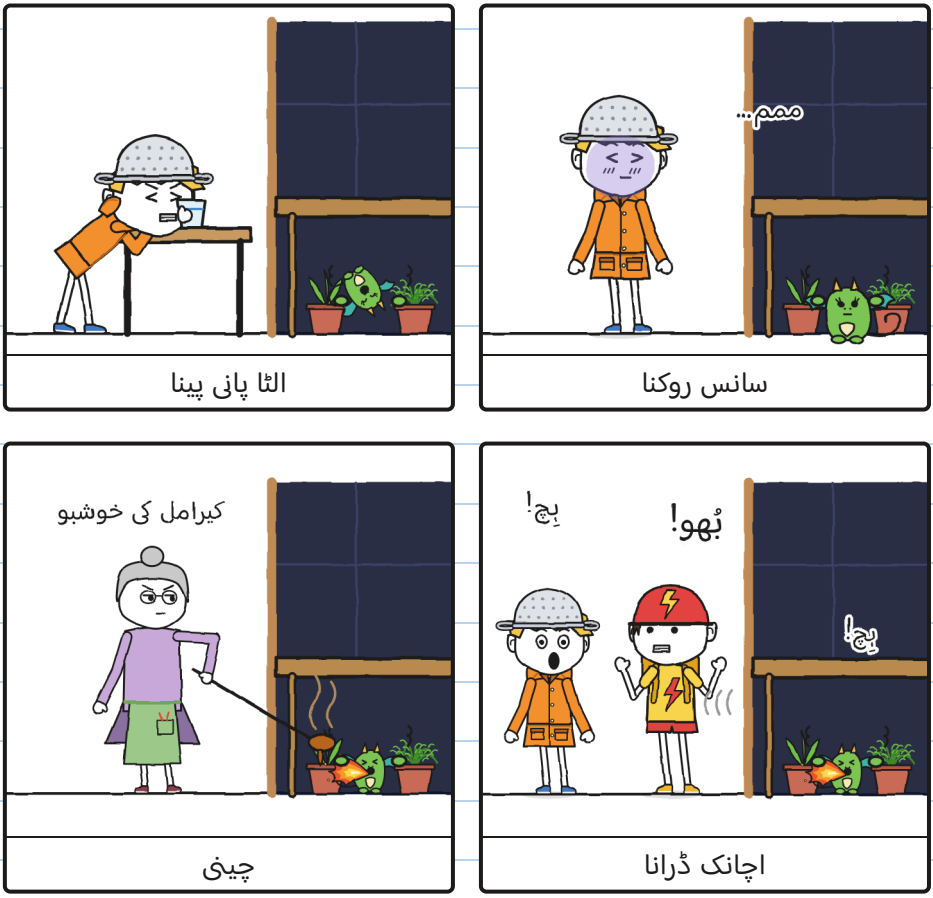

ریزہ نے سب کی نقل اتاری، ایک ایک کر کے، گملوں کو چھوڑے بغیر۔

علاج: صفر۔ ہچکیاں: بہت۔ — خ۔

«چار ہاتھی۔ پانچ۔»
گرج کی آواز آئی۔ خولیتا نے کہا کہ وہ بجلی زیادہ دور گری تھی۔

ساتوں بیج مرتبان کے اندر گھوم رہے تھے، نکلنے کا راستہ ڈھونڈتے ہوئے۔ میں ہِچ کرتا رہا۔



«اور اگر ہم گیارہ تک پہنچ گئے تو؟» میں نے پوچھا۔
خولیتا نے شیشے سے چپکی چھوٹی چھوٹی ٹانگوں کو دیکھا۔
«پھر پتھر۔»
پھر اس نے میری طرف دیکھا۔

«ریزہ تمہارا ڈر نقل کر رہی ہے،» خولیتا نے کہا۔
«وہ کوئی اور چیز بھی تو نقل کر سکتی ہے،» میں نے کہا۔
میں نے ہِچ کی اور کیاری کے نیچے ایک شعلہ بھڑک اٹھا۔ ریزہ کا ارادہ بدلنے کا کوئی ارادہ نہیں لگتا تھا۔
«اور اگر ہم اسے باورچی خانے میں لے آئیں؟» میں نے پوچھا۔
«وہ چپک جاتی ہے۔ تم نے دیکھ تو لیا۔»
خولیتا نے آواز دھیمی کر لی۔
«پہلے، اس کے پاس رہو۔»

میرے پاس ڈر کا کوئی علاج نہیں تھا۔ میرے پاس بس ایک پلان تھا کہ کسی کو پتا نہ چلے، اور اس نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا:

میرا پلان تاکہ پتا نہ چلے
کہ مجھے گرج سے ڈر لگتا ہے:

۱. کہنا کہ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔

~~۲. ہِچ نہ کرنا۔~~ ہِچ ہِچ ہِچ ہِچ ہِچ

۳. ؟؟؟

اور ۲ نمبر؟ — خ.

میں نے کوشش کی۔ سچ مچ۔

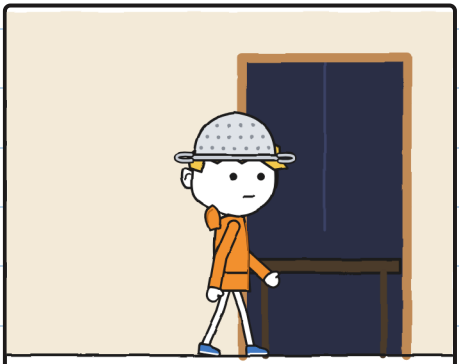

ایک پاؤں اندر۔



ایک گرج۔

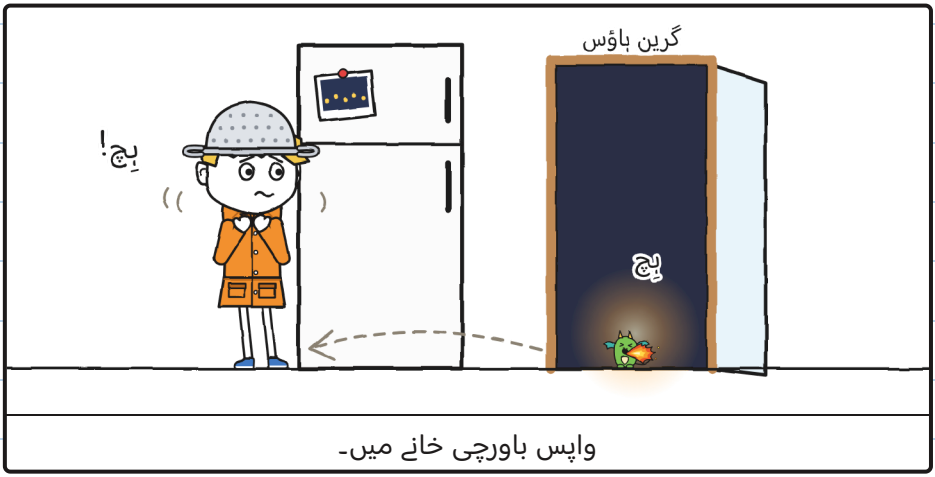

واپس باورچی خانے میں۔

پورے محلے میں گرین ہاؤس وہ جگہ ہے جہاں گرج سب سے زور سے سنائی دیتی ہے۔

دروازے سے میں نے اوپر شیشے کی چھت کی طرف دیکھا۔ اور ایک بجلی اور دوسری بجلی کے بیچ میں نے انہیں دیکھا، چھت سے بہت اوپر: ویرا کے ڈریگن، طوفان کے اندر اڑتے ہوئے۔ وہ تب اڑنے نکلتے ہیں جب کوئی اوپر نہیں دیکھ رہا ہوتا۔ اسی لیے ویرا ہمارے ساتھ نہیں آئیں: طوفان میں وہ ان کی نگرانی کے لیے گھر رہتی ہیں۔



وہ ہِچ نہیں کر رہے تھے۔

«چلو، شکاری،» ٹونیو نے کہا۔

میں نے انتظار کیا کہ وہ ہنسے گا۔ وہ نہیں ہنسا۔

میں نے چھلنی اتاری اور فلورا کو دے دی، جنہوں نے اسے دستوں سے یوں پکڑا جیسے وہ سچ مچ کا ہیلمٹ ہو۔



اور میں اندر چلا گیا۔

چھلنی بجلی کو نہیں روکتی۔ ڈر کو، کبھی کبھی روک لیتی ہے۔ — خ.

اندر بارش ایسے برس رہی تھی جیسے ہزار انگلیاں ایک ساتھ ڈھول بجا رہی ہوں۔ میں گھسٹتا ہوا کیاری کے نیچے چلا گیا۔ ریزہ وہاں تھی، گولا بنی ہوئی، میری ہی طرح کانپتی ہوئی۔



گڑگڑ! میں نے ہِچ کی۔ ریزہ نے ہِچ کی۔ شعلے نے ہم دونوں کو روشن کر دیا۔

ہم کیاری کے نیچے طوفانوں کے دو شکاری تھے۔

پھر دروازے سے خولیتا نے دھیمی آواز میں کہا، ہنسے بغیر:



«میرے ساتھ گنو، مجھ پر بھروسا رکھو۔»

باب 5

میرے ساتھ گنو، مجھ پر بھروسا رکھو

اور ہم نے گنا۔ وہ دروازے سے اور میں کیاری کے نیچے سے، ریزہ میرے رین کوٹ سے لگی کانپتی ہوئی۔

بجلی۔

«ایک ہاتھی۔ دو ہاتھی۔ تین۔ چار۔ پانچ۔ چھ۔»

گڑگڑ۔

«چھ: تقریبا دو کلومیٹر،» خولیتا نے کہا۔ «وہ بجلی دور گری۔ ہم ابھی بھی محفوظ ہیں۔»



میں نے چھ کے چھ ہاتھی گن لیے تھے اور ڈر پھر بھی میرے ساتھ تھا۔

دو بار یہ کہنا کہ مجھے طوفان اچھے لگتے ہیں کام نہیں آیا تھا۔
ریزہ میری بات کی نقل نہیں اتارتی تھی: وہ میرے ساتھ جو ہوتا تھا اس کی نقل اتارتی تھی۔
اس نے میری طرف دیکھا۔ اس بار میں نے کوئی بہانہ نہیں ڈھونڈا۔

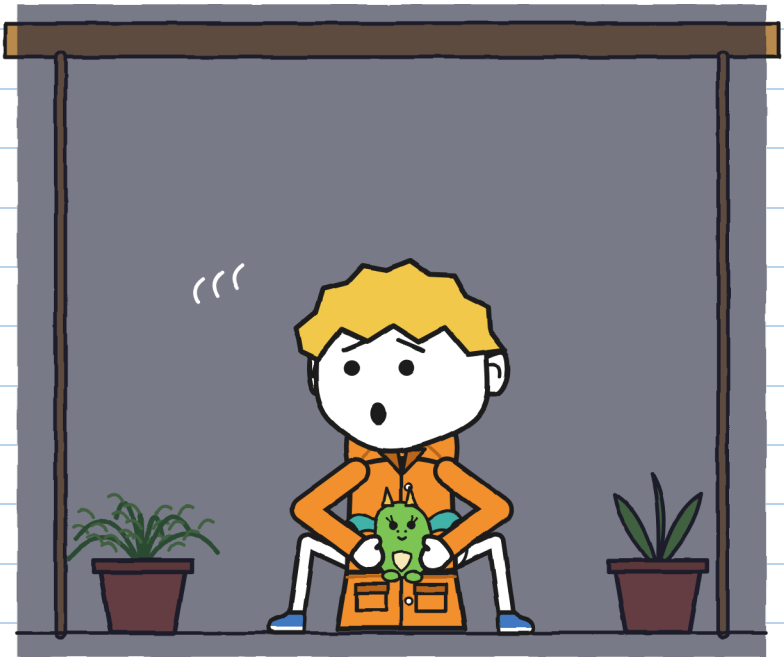

«مجھے گرج سے ڈر لگتا ہے۔»

«مجھے پتا ہے،» خولیتا نے کہا۔ «تم نے آج صبح صفحہ ٦ پر بنایا تھا۔ میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔»

«مجھے بلیوں سے ڈر لگتا ہے،» ٹونیو نے کہا، جس کے گھٹنوں پر گرج سوئی ہوئی تھی اور وہ ہلنے کی ہمت نہیں کر رہا تھا۔

«اور مجھے، کسی ایسی چیز کا انتظار جو آتی ہی نہیں،» فلورا نے کہا۔ «اسی لیے پچھلی بار میں مرتبان آتے ہی کھول دیتی تھی۔»

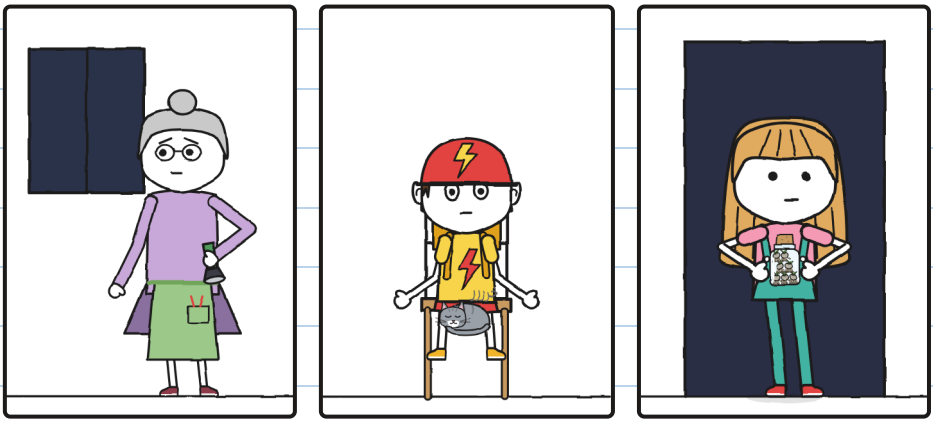

«اور مجھے، پیدل بلوں سے۔ یہ تو تم لوگ جانتے ہی ہو۔» — خ.

کوئی نہیں ہنسا۔ بارش ویسی ہی برستی رہی، لیکن کیاری کے نیچے وہ اب اکیلا نہیں تھا۔

میں نے دھیرے سے سانس لی۔ ریزہ نے دھیرے سے سانس لی۔



بجلی۔ ہم نے مل کر نو تک گنا۔ گڑگڑ۔

اور مجھے ہِچ نہیں ہوئی۔ نہ اس گرج پر اور نہ اگلی پر۔

«اب!» فلورا نے سرگوشی کی۔

خولیتا پنجوں کے بل اندھیرے میں اندر آئی، مرتبان بھیگی مٹی پر رکھا اور اس کا ڈھکن کھول دیا۔ پھر بغیر آواز کیے دروازے پر لوٹ گئی۔



ٹک، ٹک، ٹک۔ اندھیرے میں مرتبان سے کچھ نکل رہا تھا۔

بہت دور بجلی چمکی۔ ہم نے آواز کے بغیر، صرف ہونٹوں سے، دس ہاتھی تک گنا۔ گڑگڑ۔

دس: آخری گنتی جو کام کی تھی۔

اگلی بجلی کے ساتھ ہم نے اسے دیکھا:



مرتبان خالی تھا۔ مٹی میں سات چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے، اور آخری میں سے ابھی تک ایک چھوٹی سی ٹانگ جھانک رہی تھی۔

پھر کچھ دیر کچھ نہیں ہوا۔ بس ہم تھے، اندھیرے میں، مٹی کی کیاری کو دیکھتے ہوئے۔

اور پھر پہلا فانوس پھول جل اٹھا۔

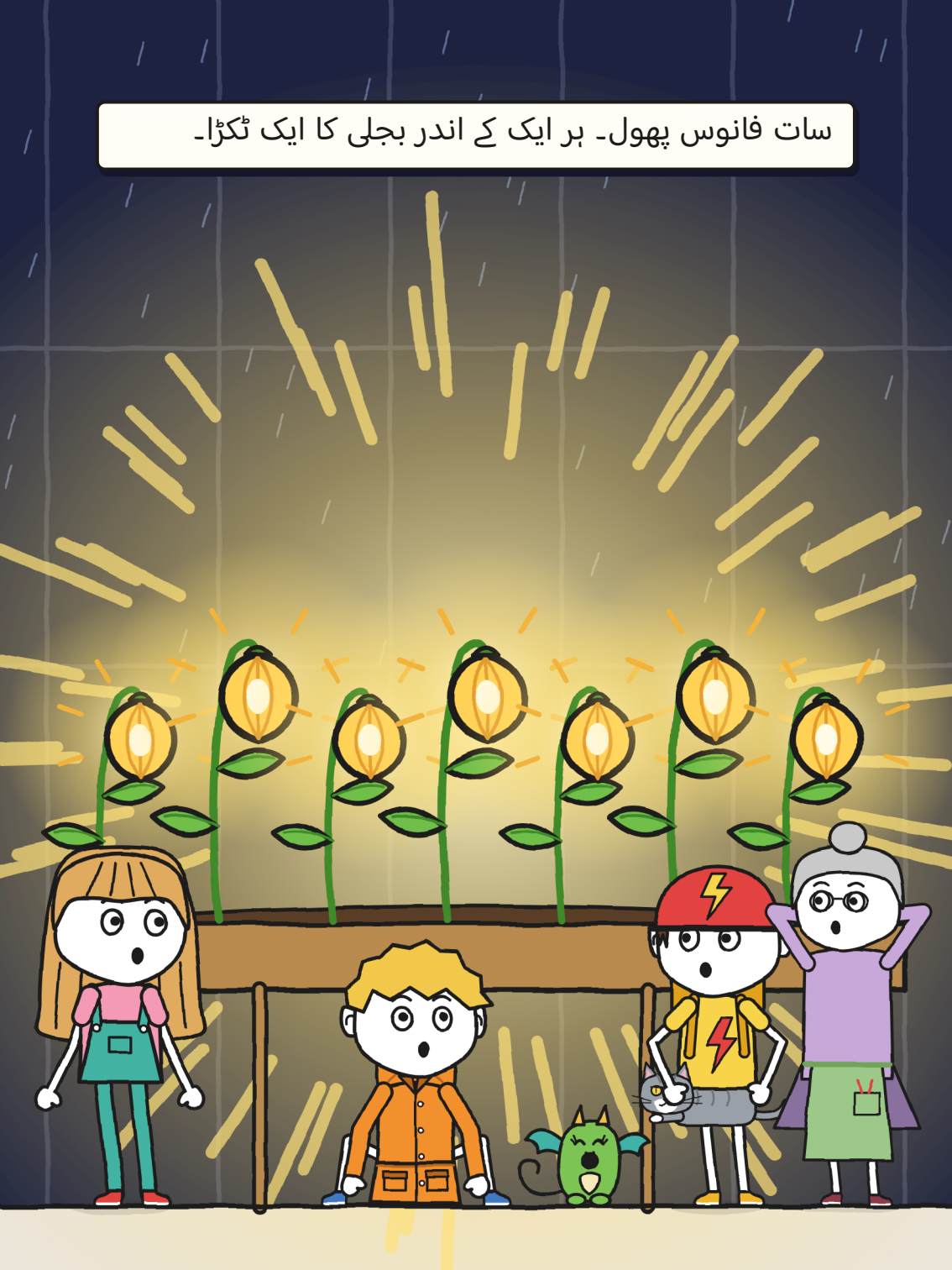
سات فانوس پھول۔ ہر ایک کے اندر بجلی کا ایک ٹکڑا۔

ریزہ نے ہِچ نہیں کی۔ وہ منہ کھولے فانوس پھولوں کو دیکھ رہی تھی، بالکل میری طرح، اور مجھے سمجھ آ گیا کہ اب وہ میرا ڈر نقل نہیں کر رہی۔ وہ یہ نقل کر رہی تھی۔

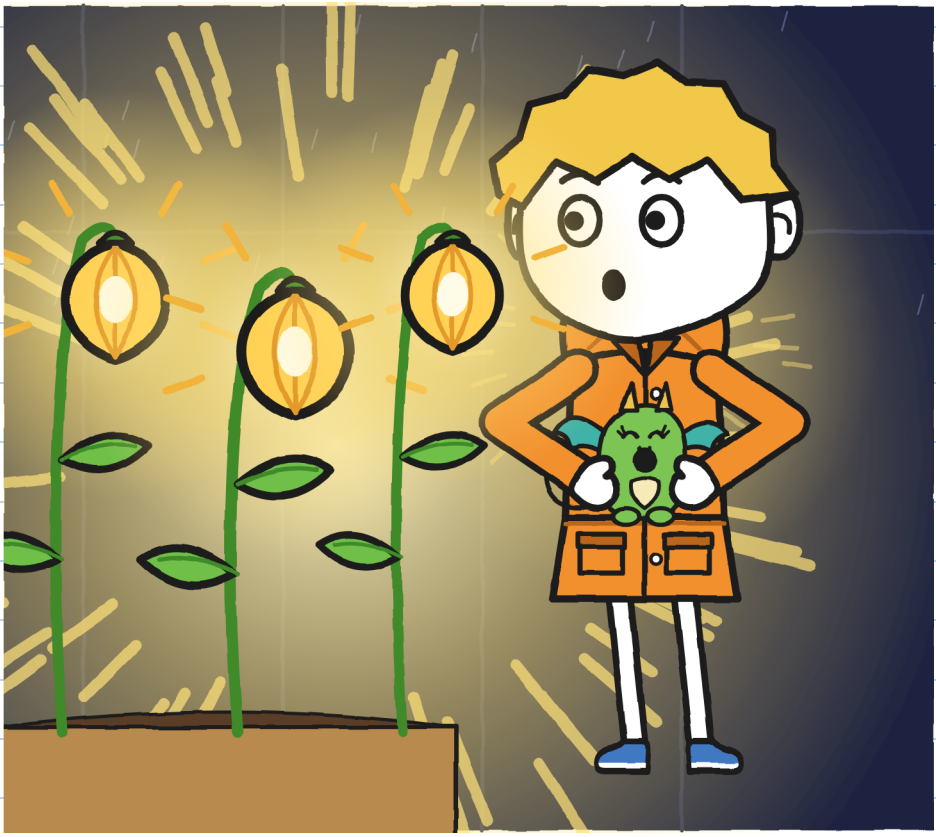

فلورا بہت دیر کچھ نہیں بولیں۔ پھر انہوں نے ایک فانوس پھول کو انگلی کی نوک سے چھوا، آہستہ سے، جیسے کوئی اس چیز کو چھوتا ہے جس کا اس نے بہت دیر انتظار کیا ہو۔

«سیر ایسی ہی ہوتی تھی،» انہوں نے کہا۔

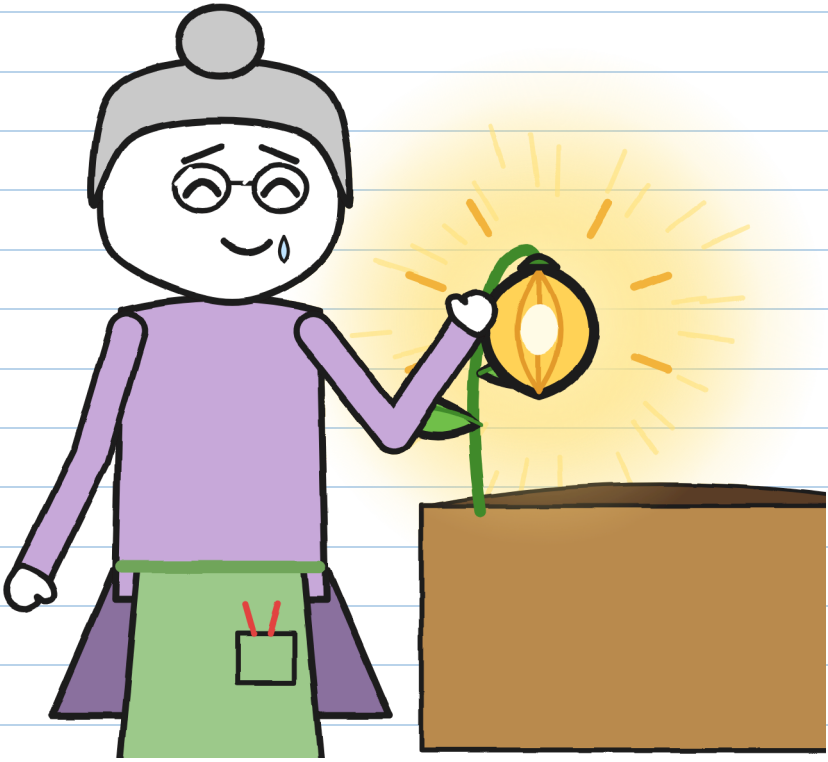

میں نے بھی ایک کو چھوا۔ ریزہ نے بھی۔ وہ دھوپ میں پڑے پتھر کی طرح گنگنا تھا۔

فلورا نے ہتھی گھما کر بارش روک دی اور دستخط کرنے کے لیے قلم نکالا۔

آخرکار۔

خولیتا نے اسے دو انگلیوں سے روک لیا۔

«ابھی نہیں۔»

وہ سات فانوس پھولوں کو دیکھتی رہی۔

«آٹھواں رہتا ہے۔ مرتبان میں نے وقت سے پہلے کھولا تھا۔ ہمیں اسے ڈھونڈنا ہو گا۔»

پھر وہ باورچی خانے میں گئی، ڈبے کا لیبل اتارا اور اپنی ڈنگری کی جیب میں رکھ لیا۔



اگر پہنچانا ہے تو پورا پہنچانا ہے۔ — خ۔

ہم سب باورچی خانے میں لوٹ آئے۔
«صحن ابھی بند ہے،» فلورا نے کہا۔ «ہم ابھی باہر نہیں جائیں گے۔»
ہم نے انتظار کیا یہاں تک کہ خولیتا کے پاس گننے کو بجلیاں نہ رہیں، اور پھر آخری گرج سے آدھا گھنٹہ اور۔ بارش رک چکی تھی۔ طوفان جا چکا تھا۔



اور آٹھواں وہاں باہر کہیں تھا، اندھیرے میں۔ اگر اسے وقت پر مٹی نہ ملی ہو تو وہ پھر سو چکا ہو گا: ایک اور پتھر۔ اور فلورا کے دستخط کے بغیر، صبح ہوتے ہی نمبر ۲ اڑ کر اپنے شیلف پر واپس چلا جائے گا۔

«چلو اسے ڈھونڈتے ہیں،» خولیتا نے کہا۔

فلورا نے رات کو دیکھا۔ پھر انہوں نے صحن کی احاطے کی دیوار پر تین بار دستک دی، جو ڈریگنوں کے گھر کی دیوار ہے، جیسا ویرا نے بتایا تھا۔



«اس بار،» انہوں نے کہا، «تم لوگ اکیلے نہیں جاؤ گے۔»

باب 6

آٹھواں

ہم فلورا اور ویرا کے ساتھ نکلے، ایک لالٹین اور ایک سائیکل لے کر۔ خولیتا کے پاس خالی مرتبان تھا اور لیبل ڈنگری کی جیب میں؛ میں نے ریزہ کو رین کوٹ کے اندر رکھا تھا۔ اس کا سر وہاں سے جھانک رہا تھا جہاں میری ٹھوڑی تھی۔

ہم نے صحن میں، پگڈنڈی پر، نہر کے کنارے ڈھونڈا۔



کچھ نہیں۔ اگر آٹھواں سو چکا تھا تو وہ ان بھیگے پتھروں میں سے کوئی بھی ہو سکتا تھا۔

لالٹین کی روشنی گیلے پتھروں پر چمک رہی تھی۔ اتنی کہ ان کے بیچ دیکھنا مشکل تھا۔
تب میں نے سوچا: ایک نیا اگا ہوا فانوس پھول بہت ہلکا چمکے گا۔ ہم اپنی تینوں جلتی روشنیوں کے ساتھ ایک ننھی سی روشنی ڈھونڈ رہے تھے: وہ اسے نگل جاتی تھیں۔
«رکو۔ سب کچھ بجھا دو۔»

ٹونیو نے سائیکل روک دی، ویرا نے لالٹین کی لو کم کر دی اور فلورا نے ٹارچ بجھا دی۔
ہم ساکت کھڑے رہے۔ اندھیرے میں، سیر کے آخر میں، ایک ننھی سی روشنی نمودار ہوئی۔



پیدل پل کے قدموں میں۔

میرا خیال ہے بارش آٹھویں کو پگڈنڈی سے بہا کر سیر تک لے آئی تھی، اور وہ دو پتھروں کے بیچ ایک دراڑ میں رک گیا، جہاں انگلی بھر بھیگی مٹی تھی، ٹھیک وہیں جہاں پیدل پل شروع ہوتا ہے۔ وہاں وہ خود ہی لگ گیا۔ دور سے ایک ننھی سی روشنی۔ قریب سے وہ سب کچھ روشن کر رہا تھا۔

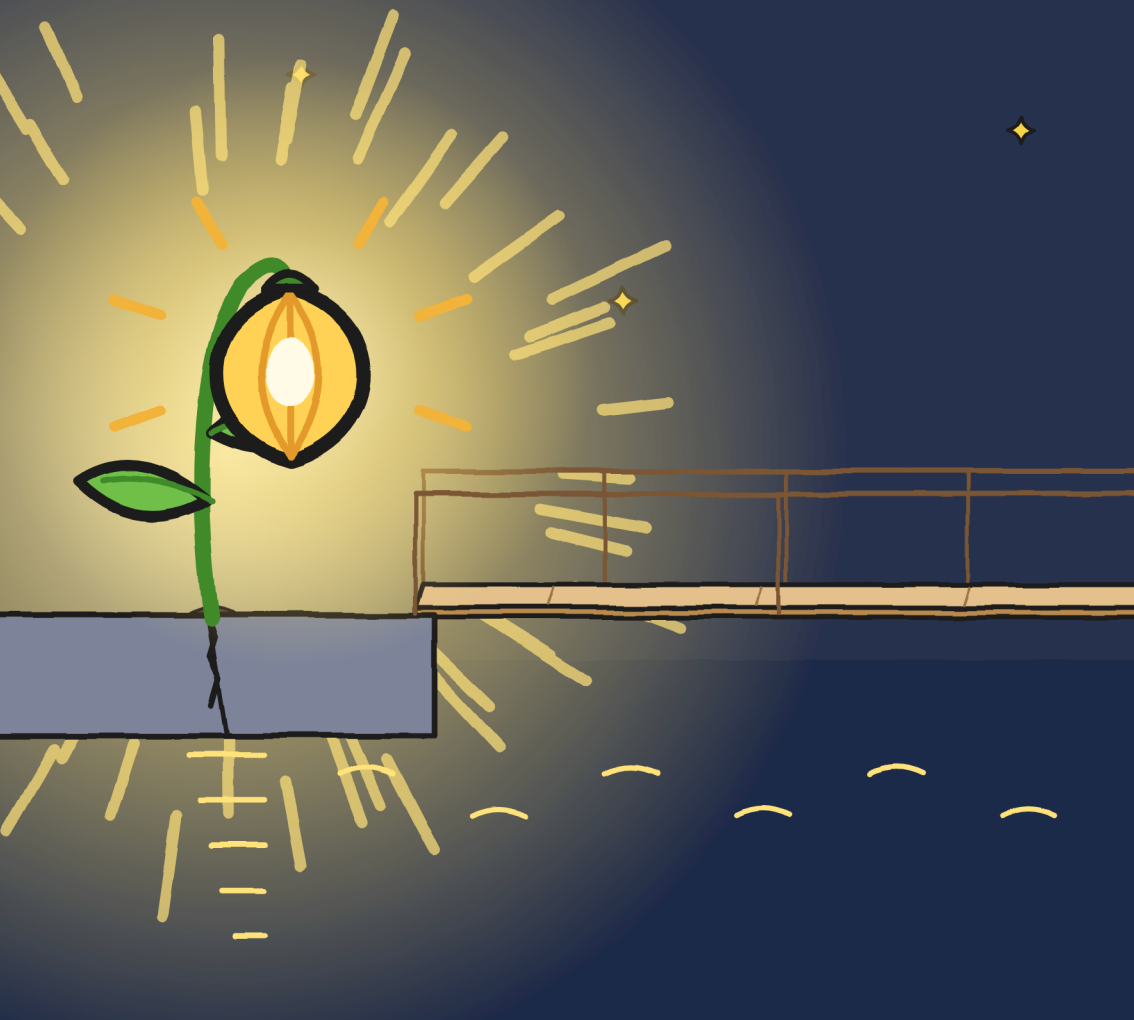

خولیتا بہت دیر پیدل پل کو دیکھتی رہی۔ روشنی میں وہ کوئی اور لگ رہا تھا: چھوٹا، چوڑا، پانی سے زیادہ لکڑی کا۔

اس نے پیدل پل پر ایک پاؤں رکھا۔ صرف ایک۔ پھر ہٹا لیا۔



دور سے اب مجھے ڈر نہیں لگتا۔ قریب سے بھی تقریباً نہیں۔ — خ.

«یہ یہیں رہے گا،» فلورا نے کہا۔ «اس نے اپنی جگہ خود چن لی ہے۔»

خولیتا نے انہیں لیبل اور اپنا ہرا مارکر دیا، کیونکہ ہمیں اب پتا تھا کہ کون سی سیاہی نہیں مٹتی۔ فلورا نے وہیں، آٹھویں کی روشنی میں دستخط کیے اور مارکر لوٹا دیا۔



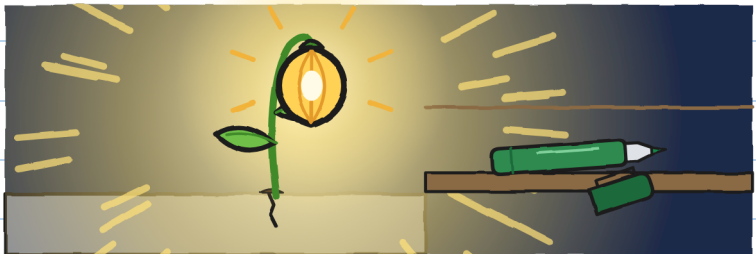

ان کے دروازے پر الوداع کہتے ہوئے فلورا نے مجھے اپنی چھلنی دی: «اسے رکھ لو۔ اگلے طوفان کے لیے۔ اور مارا سے کہنا کہ بہت دیر ہو گئی تھی۔»

ویرا نے ریزہ کو اس کے گھونسلے میں چھوڑا اور ہمیں اپنی وین میں دکان تک لے گئیں، ٹونیو کی سائیکل پیچھے رکھ کر، ہائی وے کے پل سے: رات کو بڑا پل جہازوں کے لیے اوپر اٹھا دیا جاتا ہے۔
انہوں نے ہمیں دکان کے دروازے پر اتارا اور اپنے ڈریگنوں کے پاس لوٹ گئیں۔

دکان اندھیرے میں تھی۔ مارا کاؤنٹر پر نہیں تھیں۔

وہ اس کے نیچے تھیں۔



«کیا گزر گیا؟» مارا نے پوچھا۔
«کافی دیر ہو گئی،» خولیتا نے کہا۔

کمبل، کانوں کے غلاف اور ہیلمٹ کی جگہ ایک پتیلی۔ تئیس ڈیلیوریاں، ایک بھی طوفان میں نہیں۔

اب مجھے سمجھ آیا کہ «کچھ کام» سے مراد کیا تھی۔
میں نے انہیں فلورا کا پیغام دیا۔ مارا نے پتیلی بھنوؤں تک نیچے کھینچ لی۔

«مجھے بھی گرج سے ڈر لگتا ہے،» میں نے ان سے کہا۔
مارا نے کچھ کہے بغیر کمبل اٹھا دیا۔



میں ان کے ساتھ کاؤنٹر کے نیچے گھس گیا۔ جگہ تھی۔

مارا نے ٹونیو کے لیے ایک ڈیلیوری کا ڈبہ الٹا کر کے اسٹولوں کے پاس رکھ دیا۔
«یہ تمہاری جگہ ہے۔ فی الحال،» انہوں نے کہا۔

ٹونیو بیٹھ گیا اور خولیتا کے مارکر سے اپنے بیگ کی باریک عبارت میں تین لفظ اور جوڑ دیے: «اور بلیوں کے»۔



اب باریک عبارت سچ بولتی ہے۔ — خ.

میں نے اپنا پلان ٹھیک کر لیا۔ گرج کے لیے:

1. ہاتھی گننا۔
2. کسی کے ساتھ۔
3. اگر مجھے ہِچ ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔

باقی



اور یہ مت کہنا کہ تم کسی چیز کے شکاری ہو۔ — خ.

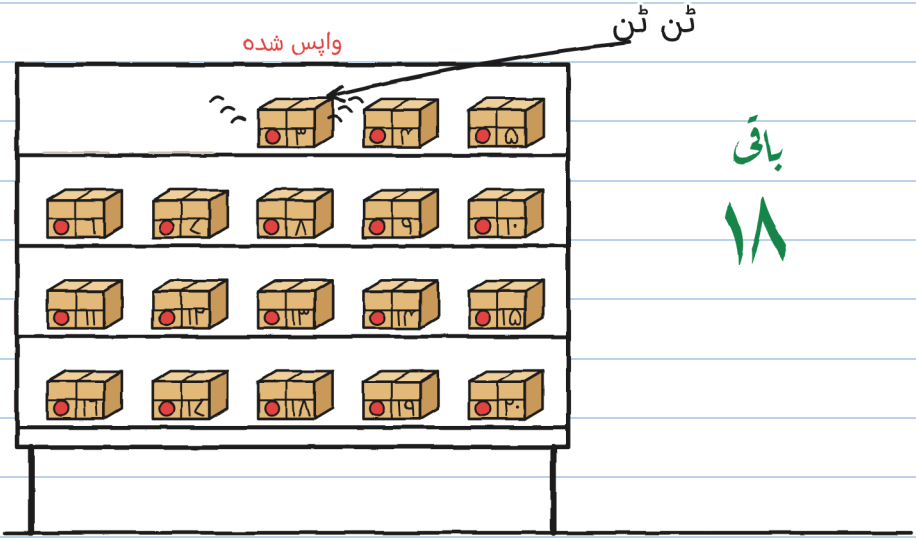

باقی

۱۸

اس رات، گھر جانے سے پہلے، واپس شدہ پارسلوں میں سے ایک بجا: ٹن ٹن۔ ایک چھوٹی گھنٹی کی طرح۔ نمبر ۳۔

لیبل پر لکھا تھا:

نمبر ۳

ننھے ٹونیو کے لیے

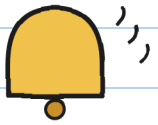

ٹونیو اپنے ہیلمٹ کے رنگ کا ہو گیا۔

ناممکن ڈیلیوریاں ۳۰

(بہت جلد)

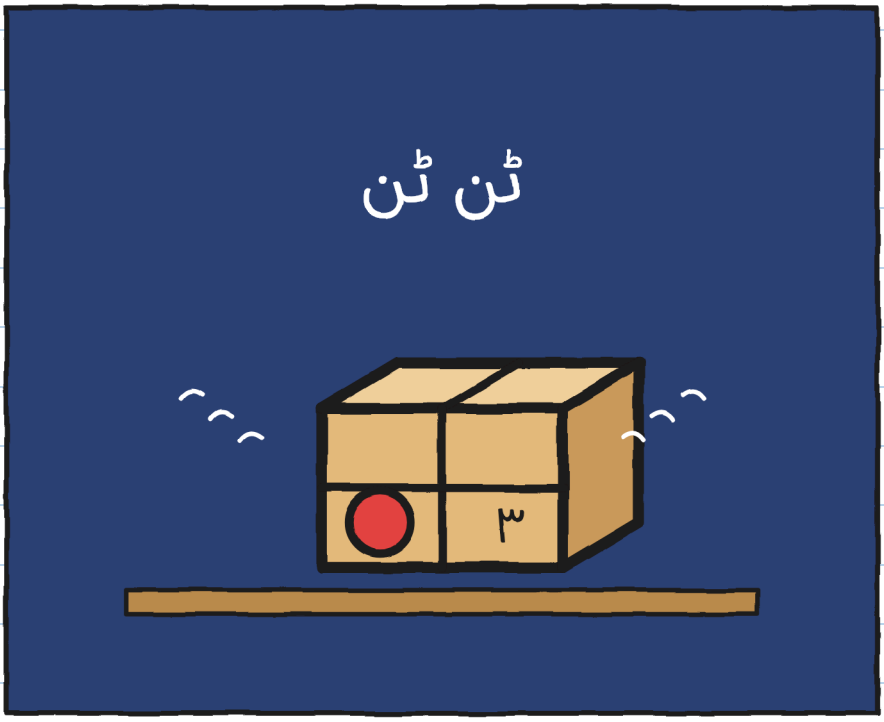

ٹونیو کو پارسل کون بھیجتا ہے؟ – خ.

محلہ (ورژن ۲)

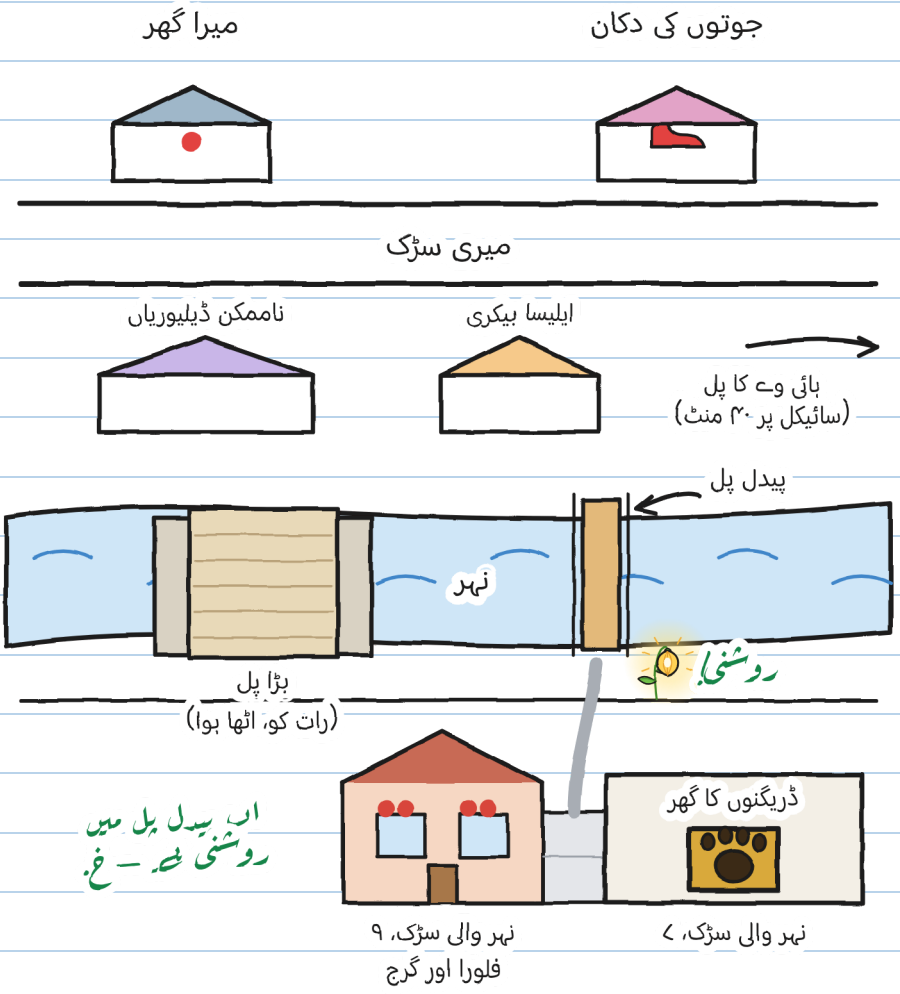
جوتوں کی دکان
میرا گھر
میری سڑک
ناممکن ڈیلیوریاں
ایلیسا بیکری
ہائی وے کا پل
(سائیکل پر ۴۰ منٹ)
پیدل پل
نہر
روشنی!
بڑا پل
(رات کو، اٹھا ہوا)
اب پیدل پل میں
روشنی ہے — خ.
ڈریگنوں کا گھر
نہر والی سڑک، ۹
فلورا اور گرج
نہر والی سڑک، ۷

میرے پاس ر. کی ایک فائل ہے۔ پہلے دو سراغ ڈائری ا کے ہیں۔ میں نے نئے لکھ لیے:

ر. کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں

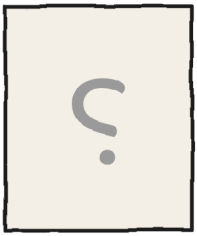

۱. اس کی لکھائی بہت خراب ہے (مارا)۔

۲. اس کا پہلا حرف پڑھ کر ویرا کا رنگ اڑ گیا۔

۳. بہت پہلے فلورا کے ساتھ مل کر فانوس پھول لگائے جاتے تھے۔

۴. دیر سے سہی، وعدہ پورا ہوتا ہے۔

ر.

۵. فلورا کے جادوئی شیشے اسی کے بنائے ہوئے ہیں۔

۶. اس کا نام کوئی نہیں لیتا۔ یہ بھی ایک سراغ ہے۔ — خ.

اور تم؟ تمہارے خیال میں ر. کون ہے؟

میرے خیال میں ر. ہے...

ایک کہانی، چھ سائز

اس کے چھ سائز ہیں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانیں۔ XXS، XS، S، M اور L میں وہی صفحات اور وہی تصویریں ہیں۔ XL ایک ناول ہے۔ بس سنانے کا طریقہ بدلتا ہے۔

سائز XXS · PRE-A1
خولیتا ساتواں بیج پکڑ لیتی ہے۔

سائز XS · A1
فرش پر ایک بیج رہ گیا تھا۔ خولیتا نے اسے پکڑ لیا۔ سات۔

سائز S · A2
پھر بجلی چمکی: فرش پر صرف ایک بیج رہ گیا تھا۔ خولیتا نے اسے پکڑ لیا۔ سات۔

سائز M · B1
اگلی بجلی پر صرف ایک بیج رہ گیا تھا، اور خولیتا نے اسے پکڑ لیا۔ سات۔

سائز L · B2
جب دوبارہ بجلی چمکی تو فرش پر صرف ایک بیج رہ گیا تھا، اور خولیتا نے اسے پکڑ لیا۔ سات۔

سائز XL · B2–C1
تصویری ناول ۱۳۰+
سطحیں یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کے مطابق تقریبی ہیں۔

ہر ایک اپنے سائز میں۔ طوفان وہی۔ — خ۔

والدین اور اساتذہ کے لیے
ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اصلی طوفان: کیا کرنا ہے

1. اگر گرج سنائی دے، چاہے دور ہو، تو گھر کے اندر چلے جاؤ: بجلی اب تم تک پہنچ سکتی ہے۔
2. گھر کے اندر، کسی بڑے کے ساتھ، کھڑکیوں، دروازوں اور شیشوں سے دور۔ گرین ہاؤس، پل، درخت اور پانی کے پاس بالکل نہیں۔
3. آخری گرج کے آدھے گھنٹے بعد تک باہر نہ نکلو۔
4. ہاتھی گننے سے پتا چلتا ہے کہ بجلی قریب گری یا دور، اور اس سے تم پرسکون ہوتے ہو۔ اس سے یہ پتا نہیں چلتا کہ کب باہر نکلنا ہے۔

اپنا طوفان گنو

گھر کے اندر سے: بجلی اور گرج کے بیچ ہاتھی گنو۔

بجلی	ہاتھی	کلومیٹر (ہر ۳ میں ۱، تقریبا)	وہ بجلی، کیا زیادہ قریب گری یا زیادہ دور؟
۱	۱۵	۵	—
۲	۹	۳	زیادہ قریب